عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ

(میری سنتوں پر عمل کرو)

مرتب

حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ ارشد

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ

ناشر

مکتبۃ الاسلام کراچی

فہرستِ مضامین

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

مقدمہ

اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ

یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡلَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ.

ترجمہ

اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو
اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائیں گے اور تمہارے گناہ
معاف فرمادیں گے۔ (قرآن مجید)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے سے ایک تو اللہ تعالیٰ محبت فرمائیں گے، دوسرے گناہ معاف فرمادیں گے۔ بندے کو اور کیا چاہیے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ سردارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری سنّت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ (ترمذی)

اللہ پاک نے کلامِ مجید میں فرمایا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ترجمہ

تمہارے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (نقش قدم) میں بہترین پیروی کرنا ہے۔

ہر سنّتِ حضرت پہ چل سر کے بل اے دِل
کردے جو خدا تجھ کو ادب دانِ محمدؐ

میں ہوں، میرے ماں باپ ہوں قربانِ محمدؐ

کیا بات ہے حضرت کی اطاعت کے شرف کی
شاہانِ دو عالم ہیں غلامانِ محمدؐ

میں ہوں، میرے ماں باپ ہوں قربانِ محمدؐ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ عَدَدَمَا تُحِبُّهٗ وَتَرْضَاهُ

آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ سعادتِ ابدی وعزّتِ سرمدی انسان کے لئے خداوند جل وعلا کی محبت کے ساتھ وابستہ ہے اور اس دولت وخلعت کا محل حضرت سید المرسلین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کی متابعت پر موقوف ہے کہ رحمۃ للعالمین کی

فرماں برداری کا طوق گلے میں ڈالے۔ سنّت سے واقفیت تامہ حاصل کرو اور اس پر ایسا عمل کرو جیسا عمل کرنے کا حق ہے، پھر دیکھو گے کہ وہ عقدِ محبت جس کا وعدہ کیا گیا ہے سندِ اتباعِ رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم سے یقینی نافذ ہو کر رہے گا۔

خدا کی راہ میں ایک مرتبہ شہید ہو جانے کا کس قدر ثواب ہے لیکن جس وقت اُمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں خرابیاں پھیل جائیں سنّتوں کی جگہ بدعات اور غیر مسلموں کی راہ و روش جنم لے کر، گھر اور گھر کے باہر جسم اور جسم کے اُوپر ہر طرز زندگی میں شوق کی نگاہ سے دیکھی جانے لگیں۔

سُنَنِ سیدِ الکونین صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے اور چلانے والوں کی تضحیک کی جارہی ہو اور طعنِ دلخراش سے مہمانی کی جارہی ہو ایسے وقت میں جو باہمت و باایمان سر بکف ہو کر اس میدان کار زار میں سنّتوں پر عمل کر کے ان کو زندہ کرنے میں سر کی بازی لگائے گا اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سو شہیدوں کا ثواب عطا کیا جائے گا۔ کما جاء فی الحدیث۔

سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے خطبات میں ارشاد فرمایا کرتے تھے:۔

خَيْرُ الْهَدْيِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سب سے بہتر راستہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہے۔ حضرت استاذی المکرّم مولانا سید اصغر حسین صاحب محدث دارالعلوم دیوبند قدس سرہ العزیز نے ایک رسالہ "گلزارِ سنّت" تحریر فرمایا تھا، اسی کو سامنے رکھ کر اس طرز پر کہ شب و روز کی ترتیب وار سنّتیں جو علم میں آجائیں، بیان کردی جائیں۔ نیز چونکہ یہ احادیث اکثر کتابوں میں پائی جاتی ہیں، اور مطالعہ اور سننے میں آتی رہتی ہیں، لہٰذا ان کے ثواب و فضیلت کو بیان نہیں کیا گیا، بلکہ کتاب کا حوالہ دے دیا گیا ہے تاکہ قارئین کرام بوقتِ ضرورت دیکھ سکیں محض عمل میں لانے کے خیال سے یہ اختصار کیا گیا ہے ورنہ ہر سنّت کے بڑے بڑے فضائل ہیں، اس کتاب سے مقصود سنّتوں پر چلانا ہے۔ (صبح سے لے کر سوتے وقت کی سنّتیں)۔

صبح سویرے اُٹھنے کے بعد سونے کے وقت اور اس کے بعد صبح صادق تک جتنے کام آدمی کو درپیش ہوتے ہیں آدمی ان تمام کاموں کو اپنی مرضی اور جی چاہنے کے مطابق یا کسی نہ کسی طرز و طریق پر کرتا ہی رہتا ہے، کیا اچھا ہو، اور کتنی خوش نصیبی کی بات ہوگی کہ ان کاموں کو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے یا آپ کے کئے ہوئے طریقہ اور سنّت کے مطابق ادا کرلیں، کام تو ہونا ہی ہے جس طریقے سے ہو جائے لیکن جو نور اور برکت اور دینوی و اُخروی فوائد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ و سنّت میں ملیں گے وہ بغیر اتباع کیسے نصیب ہو سکتے ہیں۔

چونکہ مستحب بھی سنّت ہی کی ایک قسم ہے اس لئے اس رسالہ میں مستحبات کو بھی سنّت ہی لکھ دیا گیا ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ وسلم کی سنّتوں کو ہم مسلمان ہی نہ جگائیں گے تو اور کون لوگ ہوں گے جو ان کو پھیلائیں گے اور عمل کریں گے، بچوں کو عادت ہوگئی تو عمر بھر اور مرنے کے بعد قبر میں والدین کو سنّتِ رسول ﷺ پر عمل کرانے کا ثواب ملتا رہے گا۔

حدیث شریف میں ہے جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا تو اس عمل کرنے والے کو اس کا ثواب ملے گا اور اس کے کہنے سے جتنے مسلمانوں نے عمل کیا اور جب تک عمل کرتے رہیں گے ان کے برابر اس سنّت جاری کرنے والے کو

اس کا ثواب ملتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ مجھ کو اور تمام مسلمانوں کو حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنّتوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

آپ تو سنّت سمجھ کر عمل کریں، انعام تو حق تعالیٰ شانہ خود دے دیں گے۔

بندہ عبدالحکیم غفرلہٗ سکھروی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

صُبح سویرے اُٹھتے ہی اس طرح سنّتوں پر عمل کرنا شروع کر دیجیے اور اُسے شب و روز کا معمول بنا لیجیے۔

نیند سے جاگتے وقت کی سنّتیں

سنّت (۱)...... نیند سے اُٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرے اور آنکھوں کو مَلنا تا کہ نیند کا خُمار دُور ہو جائے۔ (شمائل ترمذی)

سنّت (۲)...... جاگنے کے بعد یہ دُعاء پڑھنا:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ (شمائل ترمذی)

سنّت (۳)...... جب بھی آپ سو کر اُٹھیں تو مسواک کرنا۔ (ابوداؤد)

ف:۔ وضو میں دوبارہ مسواک کی جائے گی وہ علیحدہ مسنون ہے، سو کر اُٹھتے ہی مسواک کر لینا علیحدہ سنّت ہے، پھر دیکھو

نیند سے جاگنے کے بعد کپڑے پہننے ہوتے ہی ہیں، لہٰذا
کپڑے پہنتے وقت ان سنّتوں کا آپ خیال رکھیں۔

سنّت (۴)...... پاجامہ یا شلوار پہنیں تو اوّل دائیں پاؤں میں
پھر بائیں پاؤں میں پہنئے! کُرتا یا قمیض پہنیں تو پہلے داہنی
آستین دائیں ہاتھ میں پہنئے! پھر بائیں ہاتھ میں بائیں
آستین پہنئے، اسی طرح صدری، اچکن شیروانی وغیرہ
داہنی طرف سے پہننا شروع کیجئے! ایسے ہی جوتا پہلے
دائیں پاؤں میں پھر بائیں پاؤں میں پہنئے! اور جب
اُتاریں تو پہلے بائیں طرف کا اُتاریئے! پھر دائیں
طرف کا اُتاریئے! (ترمذی) اور بدن کی پہنی ہوئی ہر چیز کا
یہی طریقہ مسنون ہے۔

اس کے بعد عام طور پر صبح اُٹھنے کے بعد پیشاب پاخانے کی
حاجت ہوتی ہے لہٰذا جس وقت بھی یہ ضرورت پیش آئے
مندرجہ ذیل سنّتوں کا خیال رکھیں۔

سنّت (۵)...... پانی لینے کے لئے پانی کے برتن میں ہاتھ نہ
ڈبوئیں بلکہ پہلے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین مرتبہ
دھولیں، تب پانی کے اندر ہاتھ ڈالیں۔ (ترمذی)

سنّت (۶) ..... استنجے کے لئے پانی اور ڈھیلے دونوں لے جائیں، تین ڈھیلے یا پتھر ہوں تو مستحب ہے، اگر پہلے سے بیت الخلاء میں انتظام کیا ہوا ہے، کافی ہے۔

(ترمذی، بخاری ومسلم)

سنّت (۷) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو جوتا پہن کر جاتے اور سر ڈھک کر جاتے تھے۔ (ابن سعد)

سنّت (۸)...... بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دُعا پڑھیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ
مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (ترمذی)

سنّت (۹)...... بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اندر پہلے بایاں قدم رکھیں۔ (ابن ماجہ)

سنّت (۱۰)...... جب بدن ننگا کریں تو آسانی کے ساتھ جتنا نیچا ہو کر بدن کھول سکیں اُتنا ہی بہتر ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

سنّت (۱۱)...... انگوٹھی یا کسی چیز پر قرآن شریف کی آیت، یا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اقدس لکھا ہوا ہو۔ (اور وہ دکھائی دیتا ہو) اس کو اتار کر باہر ہی چھوڑ جانا چاہئے۔ (نسائی)

(ف):۔ فراغت کے بعد باہر آ کر پھر پہن لیں۔ تعویذ جس کو موم جامہ کرلیا گیا ہو یا کپڑے میں سی لیا گیا ہو اس کو پہن کر جانا جائز ہے۔

سنّت (۱۲)...... رفعِ حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ چہرہ کریں نہ اس طرف کو پیٹھ کریں جنوباً شمالاً یا ٹیڑھا ہو کر قبلہ سے پھر کر بیٹھیں۔ (ترمذی)

سنّت (۱۳)...... رفعِ حاجت کرتے ہوئے (بلا ضرورت شدید) کلام نہ کریں۔ اسی طرح زبان سے اللہ کا ذکر بھی نہ کریں۔ (مشکوٰۃ)

سنّت (۱۴)...... پیشاب کرتے وقت یا استنجا کرتے وقت عضوِ خاص کو دایاں ہاتھ نہ لگائیں۔ بلکہ بایاں ہاتھ لگائیں۔ (بخاری و مسلم)

سنّت (۱۵)...... پیشاب پاخانے کی چھینٹوں سے بہت بچیں۔ کیونکہ اکثر عذابِ قبر پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہ

کرنے سے ہوتا ہے۔ (ترمذی)

سنّت (۱۶)...... بعض مرتبہ بیت الخلاء نہیں ہوتا تو اس وقت ایسی آڑ کی جگہ میں رفعِ حاجت کرنا چاہئے جہاں دُوسرے آدمی کی نگاہ نہ پڑے۔ (ترمذی)

سنّت (۱۷)...... جنگل یا شہر کے باہر میدان میں قضاءِ حاجت کی ضرورت پیش آئے تو اتنی دُور جانا چاہئے، کہ لوگوں کی نِگاہ نہ پڑے۔ (ترمذی)

سنّت (۱۸)...... یا کسی نشیبی زمین میں چلا جائے جہاں کوئی دیکھ نہ سکے۔ (قرآن کریم)

سنّت (۱۹)...... پیشاب کرنے کے لئے نرم زمین تلاش کریں، تاکہ پیشاب کی چھینٹیں نہ اُچھٹیں بلکہ زمین جذب کرتی چلی جائے۔ (ترمذی)

سنّت (۲۰)...... بیٹھ کر پیشاب کریں، کھڑے ہو کر پیشاب نہ کریں۔ (ترمذی)

سنّت (۲۱)...... استنجا پہلے ڈھیلوں سے کریں اس کے بعد پانی سے کریں۔ (ترمذی، رزین)

سنّت (۲۲)...... بیت الخلاء سے نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر نکالیں۔ (ترمذی)

سنّت (۲۳)...... بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد یہ دعاء پڑھیں:۔

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (ترمذی)

سنّت (۲۴)...... پیشاب کرنے کے بعد استنجا وغیرہ سکھانا ہو تو دیوار وغیرہ کی آڑ میں کھڑے ہونا چاہئے۔ (ترمذی، طحاوی)

اسی طرح بعض اوقات غسلِ جنابت جو فرض ہے کرنا ہوتا ہے کیونکہ ایسی حالت میں بغیر غسل کئے نماز ہی نہ ہوگی اس لئے غسل کی سنّتیں لکھی جاتی ہیں۔

سنّت (۲۵)...... صبح صادق ہو جانے کے بعد جب آنکھ کھلے تو غسل کرنے میں دیر نہ کرنی چاہئے جہاں تک ممکن ہو جلدی کرلینا چاہئے۔ تا کہ نمازِ فجر جماعت کے ساتھ ادا ہو۔ (ترمذی)

تنبیہ

فجر ہو جانے کے بعد بھی آدمی غسل نہ کرے، جنابت کی

حالت ہی میں پڑا رہے تو اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (مشکوٰۃ)

غسل کرنے کا مسنون طریقہ

سنّت (۱)..... پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین مرتبہ دھوئیے! پھر بدن پر کسی جگہ منی یا اور کوئی ناپاکی لگی ہوئی ہو تو اس کو تین مرتبہ پاک کریئے! پھر چھوٹا اور بڑا دونوں استنجے کیجئے (خواہ ضرورت نہ ہو) اس کے بعد مسنون طریقے پر وضو کیجئے۔ اگر نہانے کا پانی قدموں میں جمع ہو رہا ہے تو پیروں کو نہ دھوئیے! یہاں سے علیحدہ ہونے کے بعد دھوئیے، ورنہ اُسی وقت بھی دھو ڈالنا جائز ہے، اب پانی اوّل سر پر ڈالئے، پھر دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر (اتنا پانی ڈالیئے کہ سر سے پاؤں تک پہنچ جائے) بدن کو ہاتھوں سے ملئے۔ یہ ایک دفعہ ہوا۔ پھر دوبارہ اسی طرح پانی ڈالئے، پہلے سر پر پھر دائیں کندھے پر، پھر بائیں کندھے پر (اور جہاں بدن سوکھا رہنے کا اندیشہ ہو وہاں ہاتھ سے مل کر پانی بہانے کی کوشش کیجئے) پھر اسی طرح تیسری بار پانی سر سے پیر تک بہائیے۔ (ترمذی)

ف :۔ غسل کے بعد بدن کو کپڑے سے پونچھنا بھی ثابت ہے اور نہ پونچھنا بھی، لہٰذا دونوں میں سے جو بھی صورت آپ اختیار کریں۔ سنّت ہونے کی نیت کرلیا کیجئے!

(مشکوٰۃ)

سنّت (۲)..... اسی غسل سے نماز ادا کریں، نیا وضو کی ضرورت نہیں ہے (خواہ ننگے ہوکر ہی غسل کیا ہو) (ترمذی)۔ ہاں غسل کرنے کے بعد وضو ٹوٹ جائے یا غسل کی حاجت نہیں ہے اور فجر کی نماز پڑھنی ہے تو نمازِ فجر کے لئے وضو کرنے کی تیاری کریں اور وضو کے متعلق جو سنّتیں ذکر کی جارہی ہیں ان کا ہر دفعہ وضو کرتے وقت خیال رکھنا ہوگا۔ ہم ایک ایک مرتبہ عرض کردیں گے۔

سنّت (۳)...... گھر سے وضو کرکے نماز کیلئے جانا۔

(بخاری)

سنّت (۴)...... وضو کو کامل طریقے سے کرنا (یعنی مسنون طریقے سے وضو کرنا یہی کامل طریقہ ہے)۔ (مسلم)

سنّت (۵) ..... بالخصوص جس وقت نفس کو وضو کرنا سردی وغیرہ

کی وجہ سے ناگوار ہو، تو اچھے طریقے سے وضو کرنا۔

(ترمذی)

وضو میں اٹھارہ ۱۸ سنتیں ہیں

ان کو اداء کرنے سے کامل طریقے سے وضو ہو جائے گا، جس وقت بھی آپ وضو کریں، اِن سنّتوں کا خیال رکھیں۔

(۱) وضو کی نیت کرنا، مثلاً یہ کہ میں نماز کے مباح ہونے کے لئے وضو کرتا ہوں۔

(۲) بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھ کر وضو کرنا، بعض روایات میں وضو کی بسم اللہ اس طرح آئی ہے،

بِسۡمِ اللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيۡنِ الۡاِسۡلَامِ.

(۳) دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین بار دھونا۔

(۴) مسواک کرنا، اگر مسواک نہ ہو تو اُنگلی سے دانتوں کو ملنا۔

(۵) تین بار کلی کرنا۔

(۶) تین بار ناک میں پانی چڑھانا۔

(۷) تین بار ہی ناک چھنکنا۔

(۸) ہر عضو کو تین تین بار دھونا۔

(۹) چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا۔

(۱۰) ہاتھوں اور پیروں کو دھوتے وقت انگلیوں کا خلال کرنا۔

(۱۱) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا۔

(۱۲) سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا۔

(۱۳) اعضاءِ وضو کو مل کر دھونا۔

(۱۴) پے در پے وضو کرنا۔

(۱۵) ترتیب وار وضو کرنا۔

(۱۶) داہنی طرف سے پہلے دھونا۔

(۱۷) وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا،[1]

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

(۱۸) جس وقت وضو کرنا دِل کو ناگوار ہو اس وقت بھی خوب اچھی طرح سے وضو کرنا۔ (نور الایضاح، ترمذی)

---

(۱) آسمان کی طرف منہ کر کے۔

سنّت (۱)......جن اوقات میں نمازِ نفل مکروہ ہے، ان کے علاوہ باقی اوقات میں جب وضو کریں، وضو کے بعد دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھنا (بخاری و مسلم) اوقاتِ مکروہہ یہ ہیں، صبح صادق کے بعد سے اشراق کے وقت تک، زوال کے وقت، عصر کے فرض پڑھنے کے بعد سے غروبِ آفتاب تک، اور سورج غروب ہوتے وقت۔

سنّت (۲)......نماز دھیان لگا کر پڑھنا۔ (مسلم)

سنّت (۳)......تحیۃ الوضو کے بعد اپنے گناہوں کی معافی مانگنا۔ (احمد)

مسواک کے متعلق سنّتیں

سنّت (۱)...... ہر وضو کرتے وقت مسواک کرنا سنت ہے۔ (احمد)

سنّت (۲)......مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو اور انگلی سے زیادہ موٹی نہ ہو۔ (بحرالرائق)

وضو کے علاوہ دیگر اوقات جن میں مسواک کرنا سنّت یا مستحب ہے

(۱) قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے لئے

(۲) حدیث شریف پڑھنے یا پڑھانے کے لئے

(۳) منہ میں بد بو ہو جانے کے وقت

(۴) علمِ دین پڑھنے یا پڑھانے کے وقت

(۵) ذکرِ الہٰی سے پہلے

(۶) خانہ کعبہ یا (حطیم) میں داخل ہونے کے وقت

(۷) اپنے گھر میں داخل ہونے کے بعد

(۸) بیوی کے ساتھ مجامعت سے پہلے

(۹) کسی بھی مجلس خیر میں جانے سے پہلے

(۱۰) بھوک پیاس لگنے کے وقت

(۱۱) موت کے آثار پیدا ہو جانے کے وقت

(۱۲) سحر کے وقت

(۱۳) کھانا کھانے سے قبل

(۱۴) سفر میں جانے سے قبل

(۱۵) سفر سے آ جانے کے بعد

(۱۶) سونے سے پہلے

(۱۷) سوکر اُٹھنے کے بعد۔ (حاشیہ ترغیب وترہیب للمنذری)

اب آپ وضو سے فارغ ہوگئے تو فجر کی نماز جماعت سے پڑھنے کے لئے مسجد کو چلیں! اس وقت مندرجہ ذیل سنتوں کا خیال رکھئے! اور یہ پانچوں وقتوں میں خیال رکھنا ہوگا۔

سنّت (۱)...... ہر نماز کے لئے باوضو ہوکر گھر سے چلنا۔ (بخاری)

سنّت (۲)...... گھر سے چلتے وقت نماز پڑھنے کی نیت سے چلنا یعنی اصل اور مقدم نیت نماز پڑھنے کی ہی کرنی چاہیے۔ (بخاری)

سنّت (۳)...... اذان سننے کے بعد نماز پڑھنے کے لئے اس طرح دنیوی مشاغل کو ترک کردینا کہ ان مشاغل سے سروکار ہی نہیں ہے۔ (نشر الطیب)

سنّت (۴)...... تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھنا۔ (ترمذی)

اب آپ نماز پڑھنے کے لئے گھر سے باہر نکلیں گے تو ان سنتوں کا ضرور خیال رکھیئے۔

گھر سے باہر آجانے کے بعد کی سنتیں

سنّت (۱)...... گھر سے باہر آکر یہ دُعا پڑھتے ہوئے چلئے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اِلَّا بِاللّٰهِ (ترمذی)

سنّت (۲)......راستے میں چلتے ہوئے یہ دعا بھی احادیث میں آئی ہے، ستر ہزار فرشتے اس کے پڑھنے والے کے لئے دعا کرتے ہیں، دعا یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ
عَلَیْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ هٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ
اَخْرُجْ اَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِیَاءً وَلَا
سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ
وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ
مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّهٗ لَا
یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. (ابن ماجہ)

سنّت (۳)...... نماز پڑھنے کے لئے چلئے تو باوقار ہو کر، قدرے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے چلئے، کیونکہ یہ نشانِ قدم لکھے جاتے ہیں اور ہر قدم پر ثواب ملتا ہے۔ (الترغیب)

سنّت (۴)...... مسجد میں داخل ہونے لگیں تو پہلے بایاں پاؤں جوتے میں سے نکال کر بائیں جوتے پر رکھ لیں اور پھر دائیں پاؤں کو

جوتے سے نکال کر اوّل دایاں پاؤں مسجد میں رکھیے۔ (الترغیب)

سنّت (۵)...... مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یہ دُعا پڑھیے:۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

بعض روایات میں یہ الفاظ زیادہ منقول ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَالسَّلَامُ عَلٰی

رَسُوْلِ اللّٰهِ (ابن ماجہ)

سنّت (۶)...... مسجد میں داخل ہوجانے کے بعد یہ دعا پڑھیے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ

وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

(الترغیب)

سنّت (۷)...... اذان کا جواب دینا یعنی جو کلمات مؤذن کہتا جائے وہی کلمات سننے والا دہراتا جائے، مگر جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو ان دونوں کلمات کے جواب میں سننے والا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم

کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہے۔

سنّت (۸)...... اذان ختم ہوجانے کے بعد درود شریف پڑھیں! اوردعائے وسیلہ پڑھیں! اس کے پڑھنے والے کیلئے شفاعت حلال ہوجاتی ہے، دعائے وسیلہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّه' (بخاری)

سنّت (۹)......اذان وتکبیر کے درمیان دعا کی مقبولیت کا وقت ہے۔ (ترمذی)

سنّت (۱۰)......فجر کے وقت دو رکعت سنّتیں ہیں، ان کا ثواب دنیا ومافیہا سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ (ترمذی)

سنّت (۱۱)......ہمیشہ جب تک ہوسکے اگلی صف میں جا کر بیٹھیں امام کے بالکل پیچھے یا دائیں طرف ورنہ بائیں طرف، اگلی صف میں جگہ نہ ہو تو اسی اوپر والی ترتیب سے دوسری پھر تیسری صف بنا کر بیٹھیں، الغرض جب تک کسی اگلی صف میں جگہ ملتی ہو تو پیچھے نہ بیٹھے۔ (مسلم ابوداؤد)

ف:۔اور یہ بیٹھنا اس لئے ہے تا کہ اگلی صف میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ سکیں کیونکہ اس کا بہت زیادہ ثواب ہے۔

سنّت (۱۲)...... جب تک جماعت کے انتظار میں نمازی بیٹھے رہتے ہیں ان کو برابر نماز پڑھنے کا ثواب ملتا رہتا ہے (اسی لئے وہاں دنیا کی باتیں کرنے کی ممانعت ہے کہ یہ ثواب جاتا رہے گا)۔(بخاری) سنّتوں اور فرضوں کے درمیان کوئی ذکر کریں تو مزید ثواب کے مستحق ہونگے۔

فجر کی سنّتوں اور فرضوں کے درمیان ایک **تسبیح** سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اور ایک **تسبیح** سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کی پڑھ لیں، تو بہت ثواب ہوتا ہے۔ احادیث میں دیکھ لیں۔

مسئلہ...... صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب کے پندرہ بیس منٹ بعد تک نفل نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اس لئے اس وقت تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد بھی نہ پڑھیں، البتہ قضا نماز اور سجدۂ تلاوت اور نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے البتہ نفل اور یہ سب نمازیں طلوع آفتاب، زوال و غروب کے

وقت منع ہیں، ان تین وقتوں میں سجدہ بھی نہ کریں۔

سنّت (۱۳)...... جس وقت بھی مسجد میں آنا ہو تو ان سب باتوں کا خیال رکھیے گا!

(۱) بلا ضرورتِ شدیدہ دنیوی باتیں نہ کریں

(۲) لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو تلاوت و ذکر آہستہ آہستہ کریں

(۳) قبلہ رو نہ تھوکیں

(۴) نہ قبلہ رو پیر پھیلائیں

(۵) نہ گانا گائیں

(٦) نہ باہر گم ہو جانے والی چیزوں کو تلاش کریں

(۷) نہ اعلان کریں

(۸) بدن، کپڑے یا کسی اور چیز سے کھیل نہ کریں

(۹) انگلیوں میں انگلیاں نہ ڈالیں نہ ان کو چٹخائیں

(۱۰) الغرض مسجد کے احترام کے خلاف کوئی کام نہ کریں۔

(طبرانی، احمد)

سنّت (۱۴)...... ہمیشہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنیکا اہتمام

رکھیں۔(مسلم)

سنّت (۱۵)...... جب جماعت کھڑی ہونے لگے تو تکبیر ہونے سے پہلے صفوں کو سیدھا کریں اس کے بعد تکبیر کہی جائے۔ ترمذی شریف میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ یُوَکِّلُ رَجُلًا بِاِقَامَةِ الصُّفُوْفِ وَلَا یُکَبِّرُ حَتّٰی یُخْبَرَ اَنَّ الصُّفُوْفَ قَدْ قَامَتْ.

ترجمہ

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، نے ایک شخص کو صفوں کو قائم کرنے کے لئے مقرر کیا ہوا تھا، جب وہ آکر خبر دیتا کہ صفیں ٹھیک ہوگئی ہیں تب وہ تکبیر کہتے تھے۔

سنّت (۱۶)...... صفوں کو بالکل سیدھا رکھیں، مل کر کھڑے ہوں۔ درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں کندھے اور ٹخنے ایک دوسرے کے مقابل ہوں۔ (صحاح)

سنّت (۱۷)...... ہر نماز کو اس طرح خشوع وخضوع سے ادا کریں گویا میری زندگی کی آخری نماز ہے۔ (الترغیب)

سنّت (۱۸)...... نماز میں دِل بھی اللہ تعالیٰ کی طرف جھکا ہوا ہو اور اعضاءِ بدن بھی سکون میں ہونے چاہئیں۔ (ابوداؤد ونسائی)

سنّت (۱۹)...... جماعت سے نماز پڑھنے میں ستائیس گناہ زیادہ ثواب ہوتا ہے۔

تنبیہ

اس رسالہ میں صرف سنتوں کے بیان کرنے کا ارادہ ہے اس لئے فرائض وواجبات بیان نہیں کئے گئے، وہ دیگر کتب سے معلوم ہوسکتے ہیں آپ معلوم کرلیجئے۔

نماز کو سنّت کے مطابق ادا کرنا ہی کامل طریقہ ہے، خلافِ سنّت کتنی بھی عاجزی کی صورت ہو قابلِ اعتبار نہیں، اس لئے سنّتوں کا خوب خیال رکھنا چاہئے۔ (از نورالایضاح)

نماز کی سنّتیں

(۱) مرد کو نیت[1] باندھتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھانا اور عورتوں کو کندھوں تک ہاتھ اُٹھانا۔

(۲) ہاتھ اُٹھاتے ہوئے دونوں ہاتھ کی ہتھیلیوں اور انگلیوں کو قبلہ رُخ

---

(۱) نیت دل میں کرلیں کہ فلاں نماز پڑھ رہا ہوں۔ زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں بہتر ہے۔

رکھنا اور بلا قصد وارادے جس قدر انگلیاں کھلیں کھلی رہنے دینا۔
اپنے ارادے سے نہ ان کو ملانا چاہئے نہ کھولنا چاہئے۔

(۳) اللہ اکبر کہہ کر مرد کو ناف کے نیچے اس طرح ہاتھ باندھنا کہ
بایاں ہاتھ نیچے رہے اور دایاں ہاتھ اوپر رہے اور عورتوں کو
اسی طرح سینے پر ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔

(۴) صرف پہلی ایک رکعت میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پوری وَلَا اِلٰهَ
غَیْرُكَ تک پڑھنا۔

(۵) صرف پہلی رکعت میں امام کو اور منفرد کو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ
الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم پڑھنا (منفرد اکیلے نماز پڑھنے والے کو
کہتے ہیں)۔

(۶) ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْم پڑھنا امام اور منفرد کو مسنون ہے۔

(۷) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰه تینوں کو
آہستہ آواز سے پڑھنا۔

(۸) ہر مرتبہ سورۂ فاتحہ ختم ہونے کے بعد آہستہ آواز سے آمین کہنا۔

(۹) (سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ کا ملانا واجب ہے) رکوع میں جاتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا سنّت ہے۔

(۱۰) رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں کو پکڑنا۔

(۱۱) رکوع میں اس طرح سے جھکنا کہ سر، کمر اور سرین تختے کی طرح ایک سطح کے برابر ہو جائیں۔ دونوں ہاتھوں کو تان کر سیدھا رکھنا اور ہاتھوں کو پسلیوں سے جدا رکھنا اور پنڈلیوں کو بھی سیدھا رکھنا، یہ سب مردوں کے لئے ہیں، عورتوں کو صرف اتنا جھکنا چاہئے کہ ان کے ہاتھ گھٹنوں تک اچھی طرح پہنچ جائیں، عورتیں انگلیوں کو گھٹنوں پر ملا کر رکھیں۔

(۱۲) رکوع میں کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا۔

(۱۳) رکوع سے سر اُٹھاتے وقت امام اور منفرد کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا، اور مقتدی و منفرد کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہنا۔

(۱۴) رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونا جس کو قومہ کہتے ہیں بعض اس کو واجب کہتے ہیں۔

(۱۵) سجدے میں جاتے ہوئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا۔

(۱۶) اس ہیئت سے سجدے میں جانا مسنون ہے کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے اور پہلے گھٹنے زمین پر ٹیکے، پھر دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں زمین پر اتنا فاصلہ دے کر رکھے کہ سر دونوں ہتھیلیوں کے درمیان آجائے، اور ہاتھ کے انگوٹھے، کانوں کے نرمے کے بالمقابل ہوجائیں، ناک اور پیشانی دونوں زمیں پر ٹیکیں۔

(۱۷) سجدے میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر قبلہ رُخ رکھنا اسی طرح دونوں پیروں کی انگلیاں بھی قبلہ رُخ کردینا مسنون ہے۔

(۱۸) مرد کو سجدے میں دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کو ستون کی طرح کھڑا رکھنا۔ پیٹ کو زانوں سے، آستینوں کو زمین سے اور بازوؤں کو پسلیوں سے جدا رکھنا، سجدہ سینہ کو اُبھار کر کرنا، سجدہ زمین کی طرف سینہ دبا کر نہ کرنا چاہئے، البتہ عورتوں کو زمین سے لگ کر سجدہ کرنا چاہئے۔

(۱۹) سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا، پھر پانچ یا سات مرتبہ یعنی طاق عدد میں کہنا، طاق کا مطلب یہ

ہے کہ وہ دو پر پورا تقسیم نہ ہوتا ہو۔

(۲۰) سجدے سے سر اُٹھاتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا۔

(۲۱) پہلے سجدے سے اُٹھ کر اس طرح بیٹھنا کہ بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائے۔ دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے رکھے کہ اس کی انگلیاں قبلہ رُو رہیں۔ اور ہاتھ کی انگلیوں کو بغیر قصداً ملائے قبلہ رُخ رکھے، انگلیاں اس طرح رکھے کہ ہتھیلیاں ران پر رہیں اور انگلیوں کے سرے گھٹنوں تک رہیں اس کو جلسہ کہتے ہیں۔

(۲۲) جلسہ میں بیٹھنا، پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر دوسرے سجدے میں جانا۔

(۲۳) جس طرح پہلے سجدے کے متعلق سنّتیں بیان ہوئی ہیں ان سب کو ادا کرتے ہوئے دوسرے سجدے میں جانا (ہاں نفسِ سجدہ کرنا فرض ہے)۔

(۲۴) دوسرے سجدے سے اُٹھے تو پہلے پیشانی و ناک (یعنی سر) اُٹھائے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر قدم کے پنجوں پر زور دے کر بغیر بیٹھے اور ٹیک لگائے سیدھا دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا اُٹھے۔

(۲۵) دوسری رکعت میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر سورۃ

فاتحہ پڑھے اور کوئی سورت یا چھوٹی تین آیات کی تلاوت کرے، سورۂ فاتحہ اور سورت ملانے کے درمیان بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنا منفرد کے لئے اور سری نماز میں امام و منفرد کے لئے مستحسن ہے، یہ دوسری رکعت پہلی رکعت کے مطابق سنّت کا خیال رکھتے ہوئے پوری کریں۔

(۲٦) دوسری رکعت میں دونوں سجدے ادا کرنے کے بعد اللّٰہُ اَکۡبَرُ کہہ کر پہلے قعدے میں بیٹھے اور جس طرح جلسہ میں تحریر کیا گیا ہے اسی مسنون طریقے سے قعدہ میں بیٹھے اور التحیات پڑھے، جب اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا پر پہنچے تو کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرے اس طرح کہ دائیں ہاتھ چھنگلی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی دونوں کو ہتھیلی پر موڑ کر ملالے، بیچ والی بڑی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنالے اور کلمہ کی انگلی کو لفظ لا پر کھڑا کرلیا اور اِلَّا اللّٰہُ پر نیچے گرادے، اور بائیں ہاتھ کو آخر تک اسی طرح بندھا ہوا رہنے دے۔ التحیات ختم ہوتے ہی (نفلوں اور سنّتِ غیر مؤکدہ کے علاوہ باقی فرض و واجب و سنّت مؤکدہ میں) فوراً تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوجائے کہ یہ واجب ہے۔ التحیات سے آگے نہ پڑھے۔

(۲۷) فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ سنّت ہے اور سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ نہ ملانی چاہئے بلکہ سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہہ کر رکوع میں چلے جائیں (فرضوں کے علاوہ باقی نفل، سنّت مؤکدہ ہوں یا غیر مؤکدہ یا وتر کی نماز سب میں تیسری یا چوتھی رکعت میں بھی سورۂ فاتحہ اور سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ کا ملانا واجب ہے)۔

(۲۸) عورت جب التحیات میں بیٹھے تو دونوں پاؤں دائیں جانب کو نکال دے اور بائیں سُرین کو زمین پر ٹیک کر اس پر بیٹھے۔

(۲۹) آخری قعدے میں التحیات پڑھتے ہوئے (جس طرح اوپر مذکور ہوا اشارہ کریں) التحیات کے بعد دونوں درود شریف پڑھیں اور کوئی دعا جو قرآن و حدیث میں آئی ہو) پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

(۳۰) دائیں بائیں سلام پھیرتے وقت چہرے کا موڑنا سنّت ہے۔

(۳۱) سلام پھیرتے وقت دونوں جانب یہ نیت کریں کہ میں اس طرف کے مقتدیوں اور فرشتوں کو سلام کر رہا ہوں۔ امام

جس طرف ہو، اس طرف نیت میں امام کو بھی شامل کریں۔

(۳۲) امام کو دائیں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ سلام کو بہ نسبت بائیں طرف کے ذرا آواز بلند کرنا، بائیں طرف ذرا پست آواز سے سلام پھیرنا چاہئے۔

(۳۳) مقتدی امام کے ساتھ سلام پھیر دیں دیر نہ کریں۔

(۳۴) جس کو کچھ رکعت جماعت کے ساتھ نہ ملی ہوں اس کو مسبوق کہتے ہیں، جب امام سلام پھیرے تو مسبوق کا امام کے دوسری طرف سلام پھیرنے تک انتظار کرنا سنّت ہے، امام جب بائیں طرف سلام پھیر دے تب مسبوق اپنی رہی ہوئی رکعت اُٹھ کر پوری کرے۔ (یہ تمام مسائل نورالایضاح سے لئے گئے ہیں)

نماز سے فارغ ہونے کے بعد کی سنّتیں

سنّت (۱)...... نماز فرض کا سلام پھیرنے کے بعد اللّٰہُ اَکْبَر ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ تین مرتبہ اور تیسری مرتبہ ذرا آواز سے کھینچ کر پڑھنا مستحب ہے۔ (ترمذی)

سنّت (۲)...... فجر وعصر کے فرضوں کے بعد تھوڑی دیر ذکرِ الٰہی

میں مشغول ہونا۔(الترغیب)

سنّت (۳)...... پانچوں وقتوں میں نماز سے فارغ ہوکر جب تک نمازی اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے، اس کے لئے فرشتے برابر دُعائے مغفرت و دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔

(الترغیب)

سنّت (۴).... نماز فجر سے فارغ ہوکر اشراق کے وقت تک ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا۔(ترمذی)

ف:۔ صبح وشام کے ذکر جو احادیث سے ثابت ہوئے جس کو دِل چاہے پڑھ لیا کریں، باقیات الصالحات میں سے ہیں، اگر دل چاہے، احادیث سے انتخاب کر کے مندرجہ ذیل اذکار لکھ دیئے ہیں، صبح وشام ان کا ورد کرلیں تو انشاء اللہ بہت نفع ہوگا۔

(۱) ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ، ایک مرتبہ آیت الکرسی، ایک مرتبہ:

شَهِدَاللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِماً بِالْقِسْطِ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَاللّٰهِ

الْإِسْلَامُ - وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَاجَآءَ هُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ.

ایک مرتبہ قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ - إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ.

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

(۲)۔ تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، پڑھ کر سورۂ حشر کی آخری آیات ایک مرتبہ پڑھیں هُوَاللّٰهُ

الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَالِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَاللّٰهُ
الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ ۝
السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝
هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ
الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى، يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَهُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
تک۔

(۳) چاروں قل ہر فرض نماز کے بعد۔

(۴) سات مرتبہ[1] حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمُ

(۵) ایک مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

(٦) ایک مرتبہ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ

---

(۱) ذکر (۴) اور (۱۰) میں ضروری ہے کہ صبح اور مغرب کی نماز کے بعد کسی آدمی سے بات کرنے سے پہلے پڑھے، کذا فی الحدیث (تجب)

التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ

(۷) تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

(۸) تین مرتبہ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ (ﷺ) نَبِيًّا.

(۹) ایک مرتبہ سید الاستغفار اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْلِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.

(۱۰) سات مرتبہ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِىْ مِنَ النَّارِ.

پڑھے۔

(۱۱) ایک مرتبہ اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْبِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ. کہے۔

(۱۲) ایک مرتبہ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَالِكَ تُخْرَجُوْنَ کہے۔ (از صحاح ستہ)

فضائلِ اَوراد

ان اوراد کے مختصر فضائل نمبروار یہ ہیں:۔

(۱) جو شخص یہ سورۂ فاتحہ و آیت الکرسی اور اس کے ساتھ والی آیتیں پانچوں نماز پڑھنے کے بعد پڑھ لیا کرے تو جنت اس کا ٹھکانہ ہو اور حظیرۃ القدس میں رہے اللہ تعالیٰ روزانہ اس پر ستر مرتبہ نظرِ رحمت سے دیکھیں اور ستر حاجتیں اس کی پوری

کریں اور اس کی مغفرت کریں۔ (ابن السنی)

(۲) جو شخص اس کو صبح و شام پڑھ لے تو صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعاء مغفرت کرتے رہتے ہیں اور مر جائے تو شہادت کی طرح موت لکھی جائے۔

(۳) احادیث میں ان کے بڑے فضائل آئے ہیں، حق تعالیٰ کی پناہ اور حفاظت کے لئے ان سے بڑھ کر کوئی سورت نہیں۔

(۴) یہ آیت سات مرتبہ صبح و شام پڑھ لے تو اس کے بہت بڑے بڑے کام اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لے لیتے ہیں اور آسانی سے پورے ہو جاتے ہیں خواہ جھوٹے سے ہی پڑھ لے۔ (مسلم)

(۵) جب صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو دونوں جہان کی نعمتوں سے نوازا۔ (قرآن)

(۶) جن و انسان سے حرز و حفاظت ہوتی ہے۔

(۷) صبح و شام اس کو پڑھ لینے سے کوئی شئے ضرر نہ پہنچائے گی۔

(۸) اس کو تین مرتبہ پڑھ لینے سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنا انعام دیں گے کہ اس کا پڑھنے والا راضی ہو جائے گا۔

(۹) جو شخص ایک مرتبہ صبح سید الاستغفار پڑھے اور شام سے پہلے موت آجائے تو جنتی ہوگا اسی طرح شام کو پڑھے اور صبح سے پہلے موت آجائے مگر یقین کے ساتھ پڑھے۔

(۱۰) اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ جہنم سے بری کر دیتے ہیں۔

(۱۱) صبح پڑھے تو دن بھر کی نعمتوں کا شکر ادا ہو جاتا ہے اور شام کو پڑھے تو رات بھر کی نعمتوں کا شکر ادا کر دیا۔ (سنن ابی داؤد)

(۱۲) رات کو پڑھے تو دن کے تمام اذکار اور اَوراد کی کمی پوری کر دی جاتی ہے، صبح پڑھے تو رات کے اوراد و اذکار کی کمی پوری کر دی جاتی ہے۔ (صحاح ستہ)

ف:۔ یہ اَوراد فجر کے بعد اور مغرب کے بعد پڑھ لیا کریں۔ صرف نمبر ۱۱ میں شام کو مَا اَصْبَحَ کے الفاظ کی جگہ مَا اَمْسٰی پڑھیں۔

اِشراق کی نماز

سنّت (۱)...... فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اشراق تک ذکرِ الٰہی میں مشغول رہیں اس میں اعلیٰ درجہ تو یہ ہے کہ جس جگہ فرض پڑھے ہیں وہیں بیٹھا رہے اوسط درجہ یہ ہے کہ اس مسجد میں کسی بھی جگہ بیٹھ جائے۔ ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ مسجد

سے باہر چلا جائے لیکن ذکر الٰہی برابر زبان سے ادا کرتا رہے جب آفتاب نکلنے کے بعد اس میں چمک آجائے، تقریباً آفتاب نکلنے کے پندرہ بیس منٹ بعد دو رکعت نفل پڑھیں تو پورے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے، اس کو نمازِ اشراق کہتے ہیں۔ (ترمذی، مظاہر حق)

سنّت (۲)...... اِشراق کے وقت چار رکعت نفل پڑھے تو اس کی کھال کو دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔ (بیہقی)

سنّت (۳)..... جب مسجد سے باہر آنے لگے تو اوّل بایاں پاؤں باہر نکال کر بائیں جوتے پر رکھ کر پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہنے پھر بائیں پاؤں میں پہنے اور یہ پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (ترمذی)

ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَالسَّلَامُ

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

صبح کا ناشتہ

سنّت (۱) نبی کریم ﷺ صبح شہد میں پانی ملا کر پیا کرتے تھے

نبیذِ تمر پینا بھی آیا ہے، نبیذ تمر (چھوہارے توڑ کر رات کو مٹی کے برتن میں ڈال کر رکھیں، صبح کو وہ پانی پیویں)۔ (ترمذی)

چاشت کی نماز

اشراق کے بعد حلال روزگار مشاغل دنیوی میں لگ جایئے پھر چاشت کے وقت چاشت کی نماز پڑھیں۔

سنّت (۱)..... جب آفتاب میں اور دھوپ میں تیزی آجائے اندازاً ۸ بجے کے بعد سے زوال سے ایک گھنٹہ قبل تک کے درمیان دو رکعت یا چار رکعت یا چھ رکعت یا آٹھ رکعت نفل پڑھیں (اس کو چاشت کی نماز کہتے ہیں)۔ (مسلم)

چاشت کی صرف دو رکعت پڑھنے سے آدمی کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں سب کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔ اور تمام گناہِ صغیرہ کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (مسلم) اگرچہ گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی)

سنّت (۲)..... چاشت کی چار رکعت پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دن بھر کے بڑے بڑے کام اس بندے کے بآسانی پورے کرا دیتے ہیں۔ اس کے کاموں کی کفالت فرما لیتے ہیں۔ (احمد)

سنّت (۳)...... جو شخص چاشت کی نماز پڑھنے کے لئے اپنے گھر سے باوضو ہو کر چلے تو اس کو عمرے کا ثواب ملتا ہے۔ (ابوداؤد)

سنّت (۴)...... چاشت کے وقت آٹھ رکعت نفل پڑھے تو اس کو قانتین (عابدین) میں سے لکھ دیا جاتا ہے، اگر بارہ رکعت نفل پڑھے تو جنت میں ایک مکان بنا دیا جاتا ہے۔ (احمد) چاشت کے وقت کے نوافل سے فارغ ہو کر پھر اپنے حلال روزی کے حصول میں لگ جائیے!

تنبیہ

زوال کے قریب اکثر کھانا کھانے کی عادت ہوتی ہے لہٰذا اب کھانا کھانے کی سنّتیں لکھی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو حضورِ اکرم ﷺ کی سنّتوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔

کھانا کھانے کی بہت صورتیں اور قسمیں ایجاد ہوتی جارہی ہیں اور ہم ان کو اپناتے جارہے ہیں تو آپ ہی سوچئے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنّتوں پر عمل کرنے کا کونسا وقت ہوگا؟ آپ کی سنّتیں تو حرزِ جان بنانے کے قابل ہیں، محبت ہے تو محبت میں سب آسان ہو جاتا ہے، محبت تو دیوانہ بنا دیتی ہے عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ ہمیشہ کے تو کیا کہنے ہیں، کم از کم ایک دفعہ محض سنّت

رسول اللہ ﷺ کی نیت سے وہ چیزیں کھا لیجئے جو نبی کریم ﷺ نے تناول فرمائی ہیں، کھا لیجئے یا یوں کہیئے کہ اب تک تو ہم اپنی مرضی وخواہش سے کھاتے رہے ہیں مگر اب ہم حضورِ اکرم ﷺ کی سنّت کی نیت سے کھائیں گے اس میں برکت بھی ہوگی، نور ہوگا، راحت ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

ان کھانوں کے نام جو سردارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تناول فرمائے ہیں، آپ ﷺ نے ایک مرتبہ کھایا ہو یا زیادہ، یا بطورِ عادت ہو، ان تمام کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔

اسماءِ طعامِ مسنونہ

اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری، دنبہ، مرغ، خرگوش، نیل گائے اور پرندوں کا گوشت، مچھلی، تر کھجوریں اور پکی، نیم پختہ، ہر قسم کی کھجوریں، خشک چھوارے، جو کی روٹی، گندم کی روٹی، روٹی پر کھجوریں رکھ کر، دونوں کو ملا کر کھانا، سرکہ اور روٹی، شوربے میں روٹی بھگو کر جس کو ثرید کہتے ہیں، گوشت دھوپ میں سوکھا ہوا، بھنا ہوا، سالن کے ساتھ پکا ہوا، گوشت شانے کا، اور دست کا گوشت، پُٹھ کا گوشت، جسم کے اگلے حصے کا گوشت، دل، کلیجی، سرخاب کا گوشت، گیہوں کا حریرہ، جو کے آٹے میں زیتون کا تیل ڈال کر

جس میں کالی مرچیں اور دیگر مصالحہ توڑ کر ڈال دیا گیا تھا، جو آٹا اور چقندر ملا کر پکایا گیا۔ زیتون کے تیل سے روٹی لگا کر گھی سے روٹی چپڑ کر، پنیر و چھوارے اور گھی ملا کر کھانا بنایا ہوا، جو کی روٹی سالن کے ساتھ، کبھی پانی کے ساتھ، کدّو، پنیر اور مکھن کے ساتھ چھوہارے، اسی طرح خربوزہ، تربوز، کھیرا، ککڑی کھجوروں کے ساتھ ملا کر، آپ ﷺ کو شہد مرغوب تھا (ترمذی، شرح سفر السعادۃ) آپ ﷺ کو کھرچن اچھی معلوم ہوتی تھی۔ (نشر الطیب)

جن کھانے کی چیزوں کے آپ نے فوائد بیان فرمائے ہیں یا کھانے کی تعریف کی ہے

سنّترہ (بخاری) پیاز (ق) لہسن، کلونجی، رائی، میتھی، سونٹھ، روغنِ زیتون، سناءکی، گھی کے برتن میں ڈال کر اس کو ہلا کر چاٹنا، سیب چربی، ایلوہ، عودِ ہندی، پیلو کے درخت کا پھل، بیر وغیرہ۔ (نشر الطیب)

کھانا کھانے کے متعلق سنّتیں

سنّت (۱)...... کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا، کلّی کرنا۔ (ترمذی)

سنّت (۲)...... یہ نیت رکھنا کہ کھانا اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اس

کی عبادت پر قوت حاصل کرنے کیلئے کھاتا ہوں۔(الترغیب)

سنّت (۳)...... دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا اسی طرح کسی دوسرے کو کھانا دینا، یا کسی سے کھانا لینا ہو تب بھی دایاں ہاتھ استعمال کرنا۔(ابن ماجہ)

سنّت (۴)......اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانا۔(ابوداؤد)

سنّت (۵)......کھانے میں جتنے ہاتھ جمع ہونگے اتنی ہی برکت زیادہ ہوگی۔(مشکوٰۃ)

سنّت (۶)......ہر مقدار کھانے پر قناعت کر لینا یعنی جتنا اور جیسا کھانا مل جائے اس پر راضی رہنا اور اللہ کا فضل سمجھ کر کھانا۔(موطا امام مالک)

سنّت (۷)...... کھانا کھانے کیلئے اکڑوں (یا دونوں گھٹنے کھڑے کر کے بیٹھنا کہ سُرین بھی زمین سے اُوپر رہے) یا ایک پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جانا اور دوسرا گھٹنا کھڑا رکھنا، یا دونوں زانوؤں کو زمین پر ٹیک کر جھک کر رکھنا۔(عمدۃ القاری)

سنّت (۸)......جوتے اُتار کر کھانا کھانا۔(دارمی)

سنّت (۹)......کھانے کی مجلس میں جو شخص بزرگ ہو اور بڑا ہو

ان سے پہلے شروع کرانا۔ (مسلم)

سنّت (۱۰) ..... کھانا تین انگلیوں سے آرام سے کھایا جاسکتا ہو۔ تو چوتھی انگلی کو شامل نہ کرنا، غرض بقدرِ ضرورت ہاتھ کی انگلیاں استعمال کرنا۔ (الترغیب)

سنّت (۱۱)..... بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر کھانا شروع کرنا۔ (ابوداؤد)

سنّت (۱۲)..... کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے اور درمیان میں یاد آجائے تو اس طرح پڑھیں بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ (ترمذی)۔

سنّت (۱۳)..... کھانا اپنی جانب والے کنارے سے شروع کرنا برتن کے بیچ میں یا دوسرے آدمی کے آگے ہاتھ نہ ڈالنا۔ (ترمذی)

سنّت (۱۴)..... کھانے میں پھونک نہ ماریں۔ (ترمذی)

سنّت (۱۵)..... دسترخوان پر مختلف کھانے ہوں تو ہاتھ گھمانا جائز ہے جو کھانا پسند ہو، لے کر کھائیں۔ (ترمذی)

سنّت (۱۶)..... گھر میں سرکہ اور شہد رکھنا سنّت ہے۔ (ترمذی)

سنّت (۱۷)...... گوشت کا بڑا پارچہ بھنا ہوا ہو تو اس کو چھری سے کاٹ کر چھوٹا کرنا درست ہے۔ (بخاری و مسلم)

سنّت (۱۸)...... گوشت کی بوٹی کو چھری سے کاٹ کر کھانے کی بجائے دانتوں سے نوچ کر کھائیں۔ زود ہضم اور مزیدار معلوم ہوتا ہے۔ (ترمذی)

سنّت (۱۹)...... تیز گرم کھانا نہ کھائیں۔ ذرا دم لیں۔ سہانا ہو جائے تب کھائیں۔ (احمد)

سنّت (۲۰)...... کھانے کھاتے ہوئے کھانے کی چیز یا لقمہ نیچے گر جائے تو اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھا لینا چاہئے شیطان کیلئے نہ چھوڑیں۔ (ابن ماجہ)

سنّت (۲۱)...... کھانے کے درمیان کوئی آجائے تو صلاح لے لینا۔ (ابن ماجہ)

سنّت (۲۲)...... آپ کا ساتھی کھانا کھا رہا ہے تو حتی الوسع اس کا ساتھ دینا تا کہ وہ پیٹ بھر کر کھالے۔ مجبوری ہو تو عذر کر دینا۔ (ابن ماجہ)

سنّت (۲۳)...... جس خادم نے کھانا پکایا ہے۔ اس کو کھانے

میں شریک کرنا یا دو چار لقمہ اس کو علیحدہ دے دینا۔ (ابن ماجہ)

سنّت (۲۴)...... اس گھر میں بہت خیر کثیر ہوگی جہاں کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر کلی کرنے کی عادت ہو۔ (ابن ماجہ)

سنّت (۲۵)...... کھانا کھانے کے بعد انگلیوں اور برتن کو چاٹ لینا کیونکہ کھانے والے کو معلوم نہیں کہ شاید اسی جزء میں حق تعالیٰ شانہ نے برکت رکھی ہو جو برتن میں رہ گیا ہے۔ (مجمع الزوائد)

سنّت (۲۶)...... جب انگلیاں چاٹیں تو پہلے درمیانی بڑی انگلی اس کے بعد کلمے والی پھر انگوٹھا چاٹیں۔ (طبرانی)

سنّت (۲۷)...... ہاتھوں کو چکنائی لگ گئی ہو تو (دھونے سے پہلے) ان کو ہاتھوں، بازوؤں اور قدموں سے پونچھ لینا۔ (ابن ماجہ)

سنّت (۲۸)...... دسترخوان پہلے اُٹھالیا جائے اس کے بعد کھانے والے اُٹھیں۔ (ابن ماجہ)

سنّت (۲۹)......دسترخوان کو زمین پر بچھا کر کھانا کھانا۔ (شمائل ترمذی)

سنّت (۳۰)...... کھانے سے فارغ ہو کر کوئی دعائے مسنونہ پڑھنا نیز اس دعا کے پڑھنے سے گناہ (صغیرہ) معاف ہو جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ
وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ.

(ابوداؤد)

سنّت (۳۱)...... کسی دوسرے کے دسترخوان پر کھانا کھائے تو اس کیلئے یہ دعا کرنا مگر اس وقت دعا کے لئے ہاتھ اُٹھانا ثابت نہیں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنَا وَاسْقِ مَنْ
سَقَانَا

یا یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ
وَارْزُقْهُمْ خَیْرًا مِّنْهُ

کھانے کی سنّتوں کے بعد مناسب ہے کہ پینے کے متعلق

بھی کچھ سنّتیں ذکر کردی جائیں، اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پانی پینے کے متعلق سنّتیں

سنّت (۱)...... دائیں ہاتھ سے پانی پیویں، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان پانی پیتا ہے۔ (مسلم)

سنّت (۲)...... تین سانس میں پانی پینا چاہئے (اور سانس برتن سے منہ الگ کرکے لینا چاہئے۔ (ترمذی)

سنّت (۳)...... پانی پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ اور آخر میں اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہنا۔ (بخاری)

سنّت (۴)...... پینے کی چیز میں پھونک نہ مارنا۔ (ابوداؤد)

سنّت (۵)...... آبِ زم زم کھڑے ہوکر پینا۔ (ترمذی)

سنّت (۶)...... وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہوکر پینا۔ (شمائل ترمذی)

سنّت (۷)...... رات کو چھوارے یا انگور پانی میں بھگو کر رکھ دیں، اور صبح کو ان کا پانی پینا (اس کو نبیذِ تَمر یا نَبیذِ عِنَب کہتے ہیں) اگر گرمی کی وجہ سے یا دیر تک رکھا رہنے کی وجہ سے نشہ پیدا ہوجائے تو ہرگز نہ پیویں، نشہ آور چیز حرام ہے۔

سنّت (۸)......کوئی مشروب خود پی کر دوسرے کو بقیہ دینا ہو تو دائیں جانب والے کا حق ہوتا ہے۔ (ترمذی)

سنّت (۹)...... جو شخص دوسروں کو پلائے وہ خود سب سے آخر میں پیئے۔ (ترمذی)

سنّت (۱۰) ..... باسی شب کو رکھا ہوا پانی دن کو پینے میں استعمال کرنا۔ (بخاری)

سنّت (۱۱)...... ہر پینے کی چیز پی کر (سوائے دودھ کے) یہ دعا کرنا:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِنْہُ

اور دودھ پینے کے بعد یہ دعا کرنا:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ (شمائل ترمذی)

سنّت (۱۲)..... حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ تھا جس کے باہر لوہے کی پتی جڑی ہوئی تھی، ہر پینے کی چیز اس میں ڈال کر پی لیتے تھے، ایک روایت میں شیشے کا پیالہ بھی آیا ہے۔ (نشر الطیب وشمائل)

یہ کھانے پینے کی سنّتیں ہر کھانے پینے کے وقت دھیان

رکھنے کے لئے ہیں، دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر سو جانا یا لیٹ رہنے کو قیلولہ کہتے ہیں یہ بھی مسنون ہے۔

اس کے بعد جب ظہر کی نماز کا وقت ہو جائے تو جو طریقہ فجر کی نماز کی تیاری کا لکھا گیا ہے، وہی ظہر کی نماز کی تیاری کا مسنون طریقہ ہے دیکھ لیا جائے۔

سنّت (۱۳)......زوالِ آفتاب کے بعد جو وقت ہوتا ہے اس وقت میں چار رکعت نفل پڑھنا جنہیں سُنَنِ زوال کہا کرتے ہیں، مسنون ہیں اور بڑا ثواب ملتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

اب آپ ظہر کی نماز کو چلیں گے۔ اس کی سنّتیں درج ذیل ہیں۔

صلوٰۃِ ظہر

نوٹ:۔ فجر کے وقت تو تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد سے منع کر دیا گیا تھا لیکن ظہر کے وقت دونوں کا پڑھنا مستحب ہے۔

سنّت (۱)......کامل طریقہ سے وضو کرنے کے بعد دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ جان کر خیالات کو نہ لائیں اس طرح پڑھنے سے اس کے تمام (صغیرہ) گناہوں کی مغفرت

ہو جاتی ہے۔ (ترمذی)

وضو کے بعد ان دو نفلوں کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں، علاوہ اوقات مکروہہ کے جب بھی وضو کریں یہ دو رکعت نفل پڑھ لیا کریں، اسی طرح مسجد کے داخلے کے شکرانے کی دو رکعت نفل پڑھا کرتے ہیں ان کو نماز تحیۃ المسجد کہتے ہیں وہ بھی مستحب ہیں۔ (ترمذی)

نوٹ:۔ نماز کے لئے وضو کرنے، گھر سے چلنے، راستے کی اور مسجد میں داخل ہونے، مسجد میں بیٹھنے، صف باندھنے اور جماعت کی تمام سنتوں کا خیال رکھیں جو فجر کے وقت میں بیان کی گئی ہیں۔

سنت (۲)...... ظہر کے فرضوں سے پہلے چار رکعت اور فرضوں کے بعد دو رکعت سنتیں ہیں۔

سنت (۳)...... جماعت کھڑی ہوگئی ہو تو دوڑ کر نہ چلیں کہ سانس پھول جائے بلکہ سبک رفتار اور وقار کے ساتھ آئیے۔ (ترمذی)

سنت (۴)...... امام کے پیچھے وہ لوگ کھڑے ہوں جو نماز کے مسائل سے زیادہ واقف ہوں۔ (ترمذی)

سنّت (۵)...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرش پر، چٹائی پر اور زمین پر نماز پڑھنا ثابت ہے۔ (ترمذی)

زمین پر نماز پڑھنا چٹائی سے افضل ہے اور چٹائی پر کپڑے کے مصلّے سے افضل ہے۔ (شرح نقایہ)

ظہر کی نماز کے بعد اپنی مصروفیات میں مشغول ہو جائیے، اور عصر کی نماز کا خاص طور سے خیال رکھئے، قرآن شریف میں اس کا خصوصی حکم آیا ہے کہ عصر کی نماز باجماعت ادا ہونی چاہئے، جب آپ عصر کی نماز کی تیاری کریں، تو گزری ہوئی سنّتوں کو ادا کرتے ہوئے چلیں۔

صلوٰۃِ عصر

سنّت (۱)...... عصر کے فرضوں سے پہلے چار رکعت پڑھنا سنّت ہیں۔ (ترمذی)

سنّت (۲)...... جب جماعت کھڑی ہونے لگے تو صفیں سیدھی رکھنے کا خاص اہتمام رکھیں، دوسرا آدمی یا پیش امام آگے پیچھے ہونے کو کہیں تو تعمیل کریں اور ہر نماز کو یہ سمجھ کر ادا کریں کہ شاید یہ میری آخری نماز ہو۔

سنّت (۳)...... فجر کی نماز کی طرح عصر کی نماز پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر ذکرِ الٰہی کرتا رہے۔ اس وقت دن و رات کے مقررہ فرشتوں کی ڈیوٹی بدلا کرتی ہے۔ اکثر ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھا کرتے ہیں، پھر دعا مانگیں۔

سنّت (۴)...... عصر کی نماز کے بعد سے مغرب کی نماز تک مسجد میں رہ کر جو شخص ذکرِ الٰہی کرتا ہے اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلاموں کے آزاد کرنے کا سا ثواب ہوتا ہے۔ (الترغیب) کاروبار میں بھی مشغول ہو جائے تو وقت بوقت ذکر کرتا رہے، اور جھوٹ، جھوٹی قسم اور دیگر گناہوں سے پرہیز کرے، ویسے تو ان باتوں کا تمام عمر ہی خیال رکھنا اور گناہوں سے بچنا ضروری ہے، گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کر لینا چاہئے۔ برے ساتھی سے تنہائی اور یادِ الٰہی بہتر ہے۔

سنّت (۵)...... جب سورج غروب ہونے لگے تو چھوٹے بچوں کو گھر سے باہر نہ نکالیں۔ اگر باہر ہوں تو ان کو گھر بلا لیں اس وقت شیطانی لشکر پھیلتا ہے۔ اب آپ مغرب کی نماز

پڑھیں گے، جملہ سُنَن کا خیال رکھیں، اکثر سنّتیں ہر نماز کے وقت سامنے آتی ہیں ایک دفعہ بیان کردی ہیں آپ پانچوں وقت خیال رکھا کریں۔

صلوٰةِ مغرب

سنّت (۱)...... مغرب کی اذان کے بعد فرضوں سے پہلے سنّت نہیں ہیں البتہ اذان کے وقت مزید یہ دعا کرنا منقول ہے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَ اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَاِدْبَارُ نَھَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِیْ. (مشکوٰۃ)

سنّت (۲)...... مغرب کے فرضوں کے بعد دو رکعت پڑھنا سنّت ہیں۔ (ترمذی)

سنّت (۳)...... ان دو سنّتوں کے بعد چھ رکعت نفل پڑھے تو اس کو بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اس کو صلوٰۃ الاوّابین کہتے ہیں۔

نماز مغرب سے فارغ ہو کر وہ تمام اَوراد، جو صبح کی نماز کے بعد پڑھنے کو لکھے گئے ہیں پڑھیں، صرف ایک دعا نمبر

۱۱ میں لفظ مَا اَصْبَحَ کی جگہ لفظ مَا اَمْسٰی پڑھنا ہے باقی
الفاظ وہی ہیں جو وہاں لکھ دیئے ہیں، مغرب کے بعد کھانا
کھانا ہو تو وہ تمام سنّتیں جو اُوپر تحریر کی گئی ہیں خیال رکھیں
اور بچوں کو بھی تعلیم دیں کہ گھر سنّت کے نور سے معمور
ہو جائے، جب اندھیرا ہو جائے تو بچے باہر آ جا سکتے ہیں
یعنی غروب کے بعد جو شفقۃً منع کیا گیا تھا وہ ممانعت ختم ہو گئی
جب بھی گھر میں داخل ہونا ہو تو گھر کے داخلہ کی دعا پڑھیں
اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھائیں تو آج اس گھر
میں شیطان مردود کھانا نہ کھا سکے گا، نہ یہاں رہ سکے گا، اس کا
داخلہ بند ہو گیا ایسا ہی حدیث شریف میں آیا ہے' داخلہ کی دعا
یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ
الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ
رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا

گھر میں داخل ہونے کے وقت کی سنّتیں

سنّت (۱)...... گھر میں داخل ہوتے وقت کوئی نہ کوئی ذکر کرتا

رہے۔ (مسلم)

سنّت (۲)...... گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا بھی حدیث شریف میں آئی ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰه رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

سنّت (۳)...... گھر میں جو موجود ہو خواہ بیوی ہو بچے ہوں ان کو سلام کرنا۔ (ابوداؤد)

سنّت (۴)...... جب گھر والوں میں سے کسی کے بے پردہ ہونے کا وقت یا اندیشہ ہو تو اطلاع دے کر اندر داخل ہونا۔ (مشکوٰۃ)

سنّت (۵)...... گھر والوں کو کنڈی سے یا پیروں کی آہٹ سے یا کھنکھارنے سے خبردار کر دینا۔ (نسائی)

ف:۔ بعض مرتبہ والدہ، بیٹی، بہن بھی ایسی حالت میں بیٹھی ہوتی ہیں کہ اچانک پہنچ جانے سے ان کو حیاء وشرم آتی ہے، مغرب کے بعد کھانے کی وہی سنّتیں ہیں جو پہلے لکھی

گئی ہیں دھیان میں رکھیں۔

سنّت (۶)......عشاء کی نماز پڑھنے سے قبل نہ سوئیں، (مشکوٰۃ) مبادا عشاء کی نماز جماعت سے فوت ہوجائے بچوں کو دین کی باتیں بتانے کا یہ اچھا وقت ہے، اب آپ عشاء کی نماز کی تیاری کریں۔

صلوٰۃِ عشاء

سنّت (۱)......عشاء کے فرضوں سے پہلے چار رکعت سنّت ہیں۔ (مشکوٰۃ)

سنّت (۲)...... عشاء کے فرضوں کے بعد دو رکعت سنّت ہیں۔ (مشکوٰۃ)

سنّت (۳)......عشاء کی ان دو سنّتوں کے بجائے دو رکعت نفل پڑھنے کے چار رکعت نفل پڑھے تو شب قدر کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (الترغیب) اور جس کی تہجد کے وقت آنکھ نہ کھلی ہو تو یہ چار رکعت تہجد کی نیت سے پڑھ لیا کریں تو تہجد میں شمار ہوجاتی ہیں اگر پچھلی رات کو آنکھ کھل جائے تو اس وقت تہجد کی نماز پڑھ لیں ورنہ یہ چار رکعت بھی کافی ہوجاویں گی۔

سنّت (۴)......وتروں کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں ان نفلوں میں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ۔ پڑھے تو یہ دو رکعت قائم مقام تہجد کے ہو جاتی ہیں۔ (الترغیب)

ف:۔ ہو سکے تو دونوں جگہ یعنی وتروں سے پہلے چار رکعت اور وتروں کے بعد دو رکعت نفل میں تہجد کی نیت کر لیا کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ تہجد کی فضیلت و ثواب سے محرومی نہ ہوگی۔

سنّت (۵)......عشاء کی نماز کے بعد (بلاضرورت) دنیوی باتیں کرنا منع (یعنی مکروہ تنزیہی) ہیں۔ (مشکوٰۃ)

سنّت (۶)......اندھیری رات ہو، روشنی کا انتظام نہ ہو، تب بھی مسجد میں جا کر نمازِ عشاء ادا کرنا موجبِ بشارت ہے۔ (ابن ماجہ)

سنّت (۷)...... ہر فرض نماز کو جماعت کے ساتھ تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ ادا کرنا۔ (الترغیب)

سنّت (۸)......جو شخص چالیس رات عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ تکبیرِ اولیٰ سے ادا کرے تو اس کے لئے دوزخ سے

برأت (بری ہونا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

سنّت (۹)...... وتروں کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى دوسری رکعت میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تیسری رکعت میں قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا۔ (ابوداؤد) کبھی کبھی چھوڑ دیا کریں۔

سنّت (۱۰)...... وتر کی نماز سے فارغ ہو کر تین مرتبہ آواز کے ساتھ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ پڑھنا، تیسری مرتبہ ذرا کھینچ کر پڑھنا۔ (مشکوٰۃ)

شب کی سنّتیں

سنّت (۱)...... گھر کے دروازے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھ کر بند کریں اور بِسْمِ اللّٰه پڑھ کر کنڈی لگائیں۔ (بخاری) حتیٰ کہ اگر پانی کی بالٹی ہو تو اس کے عرض پر بھی کوئی لکڑی بِسْمِ اللّٰه پڑھ کر رکھ دیں۔ (بخاری)

سنّت (۲)...... جن برتنوں میں کھانے پینے کی چیزیں ہوں ان سب کو بِسْمِ اللّٰه پڑھ کر ڈھانپ دیں۔ (بخاری)

سنّت (۳)...... آگ جلتی ہو یا سلگ رہی ہو، اس کو بجھا دیں۔ (بخاری)

سنّت (۴) .. جس روشنی سے آگ لگنے کا خطرہ ہو تو اس کو بھی بجھادیں۔ (بخاری)

سنّت (۵)...... بیوی بچوں کو نصیحت آمیز کہانیاں اور خوش طبعی کی باتیں کریں۔ (شمائل ترمذی)

سنّت (۶)...... جب بچے تقریباً نو دس سال کی عمر کے ہو جائیں تو بہن بھائی کے بستر ے بھی الگ الگ کردیں۔ (مشکوٰۃ)

سنّت (۷)...... سرمہ دانی رکھیں اور سوتے وقت خود بھی اور بچوں کے بھی تین تین سلائیاں دونوں آنکھوں میں سرمہ ڈالیں پہلے تین مرتبہ دائیں آنکھ میں پھر بائیں آنکھ میں ڈالیں۔

(مشکوٰۃ)

سنّت (۸)...... بستر بچھا ہوا ہو یا لپٹا ہوا ہو تو لیٹنے سے پہلے اس کو جھاڑ لیں، تہبند کے ایک کنارے ہی سے جھاڑ لیں۔

(مشکوٰۃ)

سنّت (۹)...... سونے کے لئے پھر مسواک کرلیں۔ (مشکوٰۃ)

سنّت (۱۰)...... سونے کے قبل دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ملا کر ان پر پھونک ماریں ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِیۡم پڑھ کر سورۂ اخلاص پڑھیں! پھر پوری بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ پھر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھیں، اور دونوں ہاتھوں کو سر سے پاؤں تک جہاں تک ہاتھ پہنچے پھیر لیں! پہلے سامنے سر سے شروع کر کے پیروں تک اس کے بعد کمر کی طرف کو پھیر لیں! اس طرح سے تین بار کریں۔ (ترمذی)

سنّت (۱۱)......خود بستر بچھانا۔ (مسلم)

سنّت (۱۲)......تکیہ لگانا۔ (مسلم)

سنّت (۱۳)...... چمڑے اور کھال کو بستر بنا کر ان پر سونا۔

سنّت (۱۴)...... چٹائی پر سونا۔

سنّت (۱۵)...... بوریئے پر سونا۔

سنّت (۱۶)...... کپڑے کے فرش پر سونا۔

سنّت (۱۷)......زمین پر سونا۔

سنّت (۱۸)......تخت پر سونا۔

سنّت (۱۹)......چار پائی پر سونا۔ (نشر الطیب وغیرہ)

ہر جگہ آپ کو سنّت کی نیت سے ثواب مل سکتا ہے۔

سنّت (۲۰)......داہنی کروٹ پر قبلہ رو ہو کر سونا۔ (بخاری ومسلم)

سنّت (۲۱)......داہنے ہاتھ کے اوپر سر رکھ کر سونا۔ (بخاری)

سنّت (۲۲)......لیٹ کر یہ دعا پڑھنا:۔

بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ
اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا
وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ
عِبَادَكَ الصّٰلِحِیْنَ. (مشکوٰۃ)

اگر یہ بڑی ہو، تو اس طرح پڑھیں:۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی. (مشکوٰۃ)

سنّت (۲۳)......تین بار یہ استغفار پڑھیں:۔

اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ. (ترمذی)

سنّت (۲۴)......قرآن مجید میں سے کوئی ایک سورۃ پڑھیں،

جو یاد ہو۔ (ترمذی)

سنّت (۲۵)...... طہارت کے ساتھ سوئیں (الترغیب) پہلے سے وضو ہو کافی ہے ورنہ وضو کرلیں، یہ بھی نہ ہو سکے تو سونے کی نیت سے تیمم ہی کرلیں۔

سنّت (۲۶)...... ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھیں، اور ایک مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر سو جائیں۔ (مشکوٰۃ)

سنّت (۲۷)...... تہجد کے لئے مصلّٰی سرہانے رکھ کر سونا۔ (نسائی)

سنّت (۲۸)...... سورۂ واقعہ کا ورد کرلینے سے فقر و فاقہ کی نوبت نہیں آتی۔ (الترغیب)

ف:۔ اور بہت سے اَوراد، احادیث میں آئے ہیں جس کو جو اچھا لگے یا کسی کا معمول ہو پڑھ لیا کریں۔

سنّت (۲۹)...... (سمجھدار بچوں سے پوری احتیاط ہو سکے) تب میاں بیوی کا ایک بستر پر سونا۔ (مشکوٰۃ)

سنّت (۳۰)...... تہجد کی نماز کے لئے اُٹھنے کی نیت کر کے سونا۔ (نسائی)

سنّت (۳۱)...... وضو کا پانی اور مسواک پہلے سے تیار رکھنا۔ (مسلم)

سنّت (۳۲)...... جس وقت رات کو آنکھ کھل جائے صبح صادق ہونے سے پہلے تہجد کی نماز پڑھنا۔ (مشکوٰۃ)

ف:۔ تہجد کی کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہوتی ہیں، یہ تو سنّت ہیں باقی نوافل جس قدر چاہیں آپ پڑھیں، کوئی ذکر الٰہی کریں، تلاوت کریں، اگر چاہیں تو تہجد پڑھ کر پھر سو جائیں، درست ہے، مگر فجر کی نماز جماعت سے ادا کریں۔

رازداری کی سنّتیں

سنّت (۱)...... بیوی کے ساتھ مجامعت کرنا۔ (مسلم، ابن ماجہ)

کیا آپ نے کبھی دیکھا اونٹ کو کس طرح بیٹھتا ہے؟ اس کی عجیب نشست ہے۔ (از طحاوی)

سنّت (۲)...... بیوی کے ساتھ کھیل مذاق کرنا۔ (ترمذی)

سنّت (۳)...... اگر ایک بار کے بعد دوبارہ ضرورت مجامعت کی ہو تو درمیان میں سب سے افضل بات تو غسل کر لینا ہے ورنہ وضو کافی ہے کم از کم استنجا ہی کر لیا جائے تو بڑی نفاست کی بات ہے۔ (جمع الفوائد)

سنّت (۴)...... ہر مرتبہ غسل کرنا افضل ہے اور آخر میں ایک غسل بھی کافی ہے۔ (مشکوٰۃ)

سنّت (۵)...... فراغت پر غسل کرنا تو دونوں پر ہی فرض ہو جاتا ہے لیکن اُسی وقت غسل کر کے سونا افضل ہے۔ (بخاری) غسل کو جی نہ چاہے تو باوضو ہو کر سوئے۔ (مشکوٰۃ) یہ بھی نہ ہو سکے تو استنجاء کر کے سو جائیں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو تیمم کر کے سونا بھی حدیث شریف میں آیا ہے اگر بغیر پانی کے استعمال کئے یوں ہی سو رہیں تو ایسا بھی حدیث سے ثابت ہے (اَلْحَمْدُلِلّٰہِ، اللہ تعالیٰ نے بہت آسانی فرمادی ہے) (جمع الفوائد) لیکن صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے یہ ترتیب ہے، صبحِ صادق ہو جانے کے بعد غسل کرنے میں دیر نہ کرنا چاہئے غسل کا مسنون طریقہ وہی ہے جو پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔

سنّت (۶)...... غسل کر لینے کے بعد تولیہ سے بدن پوچھنا اور نہ پوچھنا دونوں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، لہٰذا دونوں طریقے ہی مسنون ہوئے۔ (جمع الفوائد) (تو ایسا بھی ہو سکتا ہے)۔

سنّت (۸)...... (جب بیوی کو ماہواری کا خون آرہا ہو تو اس سے صحبت کرنا حرام ہے) البتہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک کپڑا بندھوا دیا جائے تو کپڑے کے اوپر سے اور باقی تمام بدن سے نفع اُٹھانا جائز ہے، خواہ باقی بدن ننگا ہی ہو، صرف ناف سے گھٹنوں تک بدن کے اندر ہاتھ نہ ڈالے۔ (جمع الفوائد) اور ان ایام میں پاس بیٹھنا، ساتھ سونا سب جائز ہے لیکن صحبت کرنا حرام ہے۔

سنّت (۹)...... مجامعت کرتے وقت یا غسل فرض ہو جانے کے بعد غسل کرنے سے پہلے مرد و عورت کو جو پسینہ آتا ہے وہ پسینہ پاک ہے، اس پسینے کے کپڑوں سے لگنے سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے ان کپڑوں سے نماز پڑھنا درست ہے، البتہ منی ناپاک ہے اس کو دھو ڈالنا چاہیے۔

(موطا)

سنّت (۱۰)...... جن کپڑوں سے مجامعت کی ہے وہ کپڑے پاک ہی رہتے ہیں صرف اتنی جگہ ناپاک ہوتی ہے جتنی جگہ منی لگی ہے اتنی جگہ کو پاک کر کے ان کپڑوں سے نماز پڑھنا درست ہے خواہ کپڑا دھونے کے بعد گیلا ہی ہو۔

(ابوداؤد)

سنّت (۱۱)...... رات کو اچھا خواب نظر آئے طبیعت چاہے تو کسی سمجھدار محبت والے آدمی سے ذکر کردے تاکہ اچھی تعبیر دیوے، اور اگر برا اور ڈراؤنا خواب دکھائی دے تو جس وقت آنکھ کھلے اُسی وقت اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ایک بار پڑھ کر بائیں ہاتھ کی طرف تین مرتبہ تھتکار دے اور کروٹ بدل کر سو جائے اور کسی سے ذکر نہ کرے، انشاءاللہ کوئی ضرر نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

سنّت (۱۲)...... جب نیند کھلنے کے بعد اُٹھ بیٹھنے کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

ف:۔ چوبیس گھنٹے میں پیش آنے والی مختصر سنّتیں عرض کی گئی ہیں صبح اُٹھ کر پھر وہی سنّتیں شام تک پھر رات تک سونے کے بعد اُٹھنے تک کی ادا کرلیا کریں، اسی طرح ہمیشہ کے لئے زندگی کا معمول ہو جائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں خدائے تعالیٰ نے اپنی محبت عطا فرمانے اور گناہوں کی مغفرت کا قرآن

مجید میں وعدہ فرمایا ہے، حق تعالیٰ شانہ کی محبت اور حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، ان دونوں کی رضا جوئی ہی خلاصۂ زندگی وحیات ہے چند روز میں آپ دیکھیں گے کہ ہر قدم پر ان کی ہی محبت کی رہگذر معلوم ہوگی۔ اور یہ محبت مامور بہ ہے، جس کا حاصل کرنا ضروری ہے، پھر یوں کہیں گے۔ ؎

محبت کی کشش اب راہبر معلوم ہوتی ہے
جدھر جاتا ہوں ان کی رہگذر معلوم ہوتی ہے

رگ و پے میں ہے ساری لذتِ دردِ جگر پھر بھی
طبیعت تشنۂ دردِ جگر معلوم ہوتی ہے

جہاں تک بھی نظر جاتی ہے جلوہ گاہ ہستی میں
محبت ہی محبت جلوہ گر معلوم ہوتی ہے

(حضرت عارفیؒ)

لباس کے متعلق سنتیں

سنت (۱)...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے کو پسند فرماتے تھے، آپ ﷺ کے کرتے کی آستینیں ہاتھوں کے پہنچوں تک ہوتی تھیں کرتے کا گلا سینے کی طرف ہوتا تھا

اور اتنا فراخ کہ کھلے ہوئے ہونے کے وقت ایک صحابیؓ نے ہاتھ ڈال کر پشت کی جانب مہر نبوت کو برکت کے لئے ہاتھ لگایا تھا۔ (شمائل ترمذی)

سنّت (۲)...... آپ کا کُرتا ٹخنوں سے اُوپر نصف پنڈلی تک ہوتا تھا۔ (حاکم)

سنّت (۳)...... پائجامہ کا آپ نے نرخ کیا ہے (ستر کی وجہ سے آپ ﷺ کو محبوب تھا) (ترمذی) لیکن عمر بھر ازار یعنی تہبند ہی استعمال فرماتے رہے ہیں۔

سنّت (۴)...... آپ ﷺ کا لباس چادر، لنگی، کُرتہ عمامہ ہوتا تھا۔ دھاری دار چادر پسند کرتے تھے، عمامہ کے نیچے ٹوپی رکھتے تھے، کبھی صرف ٹوپی پہنتے کسی وقت صرف عمامہ بھی باندھ لیتے تھے، عمامہ کا شملہ کبھی ہوتا کبھی نہ ہوتا، شملہ کمر کی جانب ہوتا تھا، آپ ﷺ نے قبا بھی پہنی ہے آپ کی چادر مبارک کا طول چھ ہاتھ اور عرض تین ہاتھ ایک بالشت تھا اور تہبند کا طول چار ہاتھ اور ایک بالشت، عرض دو ہاتھ ایک بالشت آیا ہے، تہبند نصف پنڈلی تک ہوتا تھا چادر کا رنگ سرخ دھاری دار سبز اور سیاہ رنگ کی اونی چادر بوٹے

والی اور بغیر بوٹے والی استعمال فرمائی ہے، شاہِ روم نے پوستین جس پر ریشم کی شجاف تھی بھیجی تھی آپ نے اس کو پہنا ہے، بعض روایات میں پائجامہ کا خریدنا اور پہننا بھی آیا ہے، سوتی کپڑا زیادہ استعمال فرماتے تھے، قیمتی کپڑا بھی استعمال فرمایا ہے، آپ کا تکیہ چمڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ (شرح سفر السعادت و نشر الطیب)

سنّت (۵)...... سفید لباس آپ ﷺ کو پسند تھا۔ (شمائل ترمذی)

سنّت (۶)...... عورتوں کے پردہ کی چادر اتنی لمبی ہوتی تھی کہ ایک بالشت بلکہ ایک ہاتھ زمین پر گھسٹتی چلتی تھی۔ (ترمذی)

سنّت (۷)...... جب لباس زیب تن فرماتے حتیٰ کہ جوتیاں بھی تو پہلے داہنی طرف سے پہننا شروع فرماتے اور جب لباس یا جوتا اُتارتے تھے تو پہلے بائیں طرف سے اُتارنا شروع فرماتے تھے۔ (ترمذی)

سنّت (۸)...... کپڑا جب تک پیوند لگانے کے لائق نہ ہوجاتا اس کو رڈی نہ فرماتے تھے۔ (ترمذی)

سنّت (۹)...... جو لوگ دنیا کے اعتبار سے اپنے سے کمزور ہیں ان کی طرف خیال رکھنے کو فرماتے تھے اور دین کے اعتبار سے جو لوگ اپنے زیادہ دیندار ہیں ان کی طرف دھیان رکھنے کو فرماتے۔ (ترمذی)

سنّت (۱۰)...... مرد کو پاجامہ، شلوار، تہبند وغیرہ ٹخنوں سے اُوپر رکھنا چاہئے۔ (ترمذی)

سنّت (۱۱)...... سردارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ (مشکوٰۃ)

سنّت (۱۲)...... کپڑے کی سفید ٹوپی اوڑھتے تھے وہ سر کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ (سراج المنیر)

سنّت (۱۳)...... آپ نے چپل (جس کی شکل زاد السّعِید میں دیکھیں) جوتیاں اور چمڑے کے موزے پہنے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

سنّت (۱۴)...... بائیں جانب تکیہ لگانا۔ (نشر الطیب)

بال ڈاڑھی اور مونچھوں کے متعلق سنّتیں

سنّت (۱)...... سردار انبیاء ﷺ کی ڈاڑھی مبارک اتنی گھری اور

گنجان تھی کہ آپ کے سینہ مبارک کو بھر دیتی تھی۔ (شمائل ترمذی)

سنّت (۲)...... (ایک مشت ہو جانے کے بعد) ڈاڑھی کے دائیں بائیں جانب سے بڑھے ہوئے بال لینا تاکہ خوبصورت ہو جائے۔ (شرح الشمائل)

سنّت (۳)......ایک مشت یا اس سے بڑی ڈاڑھی رکھنا۔ (ترمذی)

سنّت (۴)......مونچھوں کو کتروانا اور کتروانے میں مبالغہ کرنا۔ (ترمذی)

سنّت (۵)...... حد شرعی میں رہ کر خط بنوانا، سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو درست کر کے تیل ڈالنا۔ (موطا امام مالک)

سنّت (۶)......سر اور ڈاڑھی میں کنگھا کرنا۔ (ترمذی)

سنّت (۷)......سر پر سنّت کے مطابق پٹھے رکھنا۔ (مشکوٰۃ)

سنّت (۸)......زیر ناف، بغل، ناک کے بال صاف کر لینا۔ (بخاری و مسلم) (چالیس روز گزر جائیں اور صفائی نہ کرے تو گنہگار ہوگا) (مرقات)

سنّت (۹)......ڈاڑھی کو مہندی وسمہ کا خضاب کرنا یا سفید ہی رہنے دینا دونوں باتیں مسنون ہیں۔ (موطا امام مالک)

سنّت (۱۰)......عورتوں کو ناخنوں پر مہندی لگانا۔(ابوداؤد)

مختلف سنّتیں

سنّت (۱)...... بیمار کی دوا دارو کرنا۔(ترمذی)

سنّت (۲)......مُضِرّ ات سے پرہیز کرنا۔(ترمذی)

سنّت (۳)......بیمار کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی مت کرو۔(مشکوٰۃ)

سنّت (۴)......خلاف شرع تعویز، گنڈے، ٹوٹکے مت کرو۔(مشکوٰۃ)

بچہ پیدا ہونے کے وقت

سنّت (۱)...... جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہنا۔(مسند ابو یعلیٰ)

سنّت (۲)...... جب سات روز کا ہو جائے تو اس کا اچھا نام رکھنا۔(ابوداؤد)

سنّت (۳)......ساتویں روز عقیقہ کرنا(ابوداؤد) ساتویں روز نہ ہو تو چودھویں ورنہ اکیسویں روز۔

سنّت (۴)...... کسی بزرگ سے چھوراہ چکلوا کر بچے کے منہ

میں چٹانا اور بزرگ کا دعا کرنا۔ (بخاری و مسلم)

سنّت (۵)...... گھر پر مہمان آئے تو اس کی عزت و اکرم کرنا۔ (مشکوٰۃ)

سنّت (۶)...... کسی شخص نے آپ کی مہمان نوازی جان کر نہ کی ہو لیکن جب وہ آپ کے گھر آئے تو اس کی مہمانداری کرنا۔ (ترمذی)

سنّت (۷)...... مہمان جب رخصت ہو تو گھر کے دروازے تک اس کو چھوڑنا۔ (ابن ماجہ)

سنّت (۸)...... پڑوسی کو اپنی ایذا سے بچانا، اس کو اچھی بات کہنا ورنہ خاموش رہنا صلہ رحمی کرنا۔ (بخاری و مسلم)

سنّت (۹)...... اپنے ہاتھ سے کما کر کھانا۔ (بخاری)

سنّت (۱۰)...... کوئی شخص آپ کے لئے ہدیہ یا تحفہ لائے اور آپ کا اس کی طرف شوق بھی نہ تھا تو اس کا قبول کر لینا۔ (الترغیب)

سنّت (۱۱)...... جمعہ و عیدین کی نماز کے لئے غسل کرنا، جلدی نماز کیلئے چلے جانا، وہاں دنیا کی باتیں نہ کرنا، پہلی صف میں امام کے پیچھے جا کر بیٹھنا، آدمی اگر پہلے سے بیٹھے ہوں تو ان کو پھلانگ کر نہ جانا دو آدمیوں میں جو پاس بیٹھے ہو، جدائی نہ کرنا، خطبہ کے وقت خاموش رہنا، جمعہ

سے قبل چار رکعت سنّت ہیں، جمعہ کے فرضوں کے بعد چار سنّت پھر دو سنّت ہیں۔ (الترغیب)

سنّت (۱۲)...... جو مسلمان ملے اس کو سلام کرنا، چھینک آئے تو اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہنا، (سلام کا جواب وعلیکم السلام کہنا، اور چھینک کا جواب یَرْحَمُكَ اللّٰہ سے دینا واجب ہے)۔

بیمار ہو جائے تو اس کو پوچھنے کے لئے جانا، مرجائے تو دوسرے مسلمانوں کے ہوتے ہوئے بھی اس کے جنازے کے پیچھے چلنا۔ نماز و دفن میں شریک رہنا، جب کوئی دعوت دے تو بلا عذرِ شرعی دعوت رد نہ کرنا۔ امانت کو بعینہٖ ادا کرنا، وعدے کو پورا کرنا، کوئی رشتہ دار بدسلوکی کرے اس کے ساتھ سلوک سے پیش آنا، چھوٹوں پر رحم کرنا، بڑوں کی عزت کرنا، پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا، غیر مسلم اقوام کی وضع قطع، ان کے رسم ورواج ترک کر کے ان کو اسلام کے مطابق کرنا غصہ پی جانا، مسلمانوں کو اپنے ہاتھ و زبان سے محفوظ رکھنا، نعمت پر شکر کرنا، مصیبت پر صبر کرنا، گانے کی طرف کان نہ لگانا۔ (الترغیب والترہیب)

سنّت (۱۳)...... اہلِ بیت، صحابۂ کرام، ازواجِ مطہرات سب

سے محبت رکھنا۔ (ترمذی)

سنّت (۱۴)...... سردارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے رہنا۔ (ترمذی)

سنّت (۱۵)...... دعاء کے اوّل وآخر میں درود شریف پڑھنا۔ (مشکوٰۃ)

سنّت (۱۶)...... خوش طبعی کرنا اور اس میں سچ بولنا۔ (نشر الطیب)

سنّت (۱۷)...... اپنے اوقات میں کچھ وقت اللہ کی عبادت کے لئے کچھ گھر والوں کے حقوق ادا کرنے کیلئے (جیسے ان سے ہنسنا بولنا) ایک حصہ اپنے بدن کی راحت کیلئے نکالنا۔

سنّت (۱۸)...... دین کی بات سن کر دوسرے مسلمان تک پہنچانا۔

سنّت (۱۹)...... اپنی زبان کو لایعنی باتوں سے بچانا۔

سنّت (۲۰)...... کشادہ روئی اور حسنِ اخلاق کے ساتھ ملنا۔

سنّت (۲۱)...... اپنے ملنے جلنے والوں کے حالات کا استفسار کرنا۔

سنّت (۲۲)...... اچھی بات سن کر اسکی اچھائی، بری بات سن کر اس کی برائی سمجھنا۔

سنّت (۲۳)...... ہر کام کو انتظام سے کرنا۔

سنّت (۲۴)...... کسی قوم کا آبرودار آدمی ہو تو اس کے ساتھ عزت سے پیش آنا۔

سنّت (۲۵)...... مجلس میں اُٹھنا بیٹھنا ذکر اللہ کے ساتھ ہو۔ ہر مجلس میں ایک بار کسی وقت درود شریف پڑھنا۔

سنّت (۲۶)...... مجلس میں جو جگہ مل جائے اُسی جگہ بیٹھ جانا۔

سنّت (۲۷)...... کوئی شخص جہاں بیٹھا ہے اس کو کسی ترکیب سے اُٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھنا۔

سنّت (۲۸)...... بات کا نرمی سے جواب دینا۔

سنّت (۲۹)...... سات برس کا بچہ ہو جائے تو نماز و دیگر دین کی باتوں کا حکم کرنا۔

سنّت (۳۰)...... دس برس کا ہو جائے تو مار کو نماز پڑھوانا۔

(ہذا الکل من نشر الطیب)

خیر و برکت اور ثوابِ دارین سنّتوں پر چلنے میں ہے

سردارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہت بڑے سخی تھے، کسی سوال کرنے والے کو "نہیں" کبھی نہیں کہا، ہوا تو فوراً دے دیا، ورنہ نرمی سے سمجھا دیا کہ دوسرے وقت آئے گا تو لے جانا۔ آپ

ﷺ بات کے بہت سچے تھے، سب باتوں میں آسانی اور سہولت اختیار فرماتے اپنے اُٹھنے بیٹھنے والوں کا سب کا خیال رکھتے، ان کی پوچھ گچھ رکھتے، گھر والوں کا بہت خیال رکھتے کہ کسی کو اپنے سے تکلیف نہ پہنچے، اسی لئے رات کو باہر جانا ہوتا تو آہستہ سے اُٹھتے آہستہ سے جوتا پہنتے...... آہستہ سے کواڑ کھولتے...... آہستہ سے باہر چلے جاتے، اسی طرح سے گھر میں تشریف لاتے تو آہستہ سے آتے تاکہ سونے والوں کو تکلیف نہ ہو اور کسی کی نیند خراب نہ ہو جائے، چلتے تو نیچی نگاہ زمین کی طرف رکھتے مجمع کے ساتھ چلتے تو سب سے پیچھے ہوتے اور کوئی سامنے سے آتا تو سلام پہلے آپ ہی کرتے عاجزانہ صورت سے بیٹھتے، غریب مسکینوں کی طرح بیٹھ کر کھانا کھاتے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ چپاتی کبھی نہیں کھائی، تکلف کی طشتریوں میں کھانا نہیں کھایا۔ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے خوف سے غمگین سے رہتے، اکثر اوقات خاموش رہتے، بلا ضرورت کلام نہ فرماتے، جب بولتے تو اتنا صاف کہ سننے والا خوب سمجھ لے نہ اتنا کلام فرماتے کہ آدمی اُکتا جائے نہ اتنا مختصر کہ بات اَدھوری رہ جائے، بات میں...... کام میں...... برتاؤ میں سختی نہ فرماتے، نرمی کو پسند فرماتے، اپنے پاس آنے والے کی بے قدری نہ فرماتے،

نہ کسی کی بات کاٹتے۔ البتہ اگر خلافِ شرع ہوتی تو اس کو روک دیتے تھے یا وہاں سے خود اُٹھ کر چلے جاتے، اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کو بہت بڑی خیال فرماتے، کھانے پینے کی چیز میں عیب نہ نکالتے، اگر دل چاہتا کھالیتے، ورنہ چھوڑ دیتے، مگر کسی دنیوی کام کے بگڑ جانے پر مثلاً کسی نے کوئی چیز توڑ دی یا کام بگاڑ دیا تو آپ کو غصہ نہ آتا تھا البتہ اگر کوئی بات دین کے خلاف ہوتی تو آپ ﷺ کو سخت غصہ آتا، کبھی آپ ﷺ نے اپنے ذاتی معاملہ میں غصہ نہیں کیا اور نہ اپنے نفس کا کسی سے بدلا لیا کسی سے ناراضگی کا اظہار فرماتے تو چہرہ موڑ لیتے تھے لیکن زبان سے سخت سست نہیں کہتے، جب خوش ہوتے تو نیچی نگاہ کر لیتے نہایت ہی شرمیلے تھے، زور سے کھلکھلا کر نہ ہنستے بلکہ تبسم فرماتے، سب میں ملے جلے رہتے تھے۔ (یعنی شان بنا کر نہیں رہتے تھے) بلکہ کبھی کبھی مزاح بھی فرمالیا کرتے تھے، لیکن مذاق میں بھی سچی بات کہتے، نماز میں اتنا لمبا قیام فرماتے کہ قدم مبارک ورم کر آتے تھے، نماز میں قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تو سینہ مبارک میں سے ہانڈی کھولنے کی سی آواز آتی تھی یہ خوف خدا کی وجہ سے حالت ہوتی، مزاج مبارک میں اتنی تواضع تھی کہ امت کو یوں فرمادیا کہ مجھ کو بہت مت بڑھانا، اگر کوئی غریب آتا یا بڑھیا آپ ﷺ سے

بات کرنا چاہتی تو سڑک کے ایک کنارے پر سننے کے لئے کھڑے ہو جاتے یا بیٹھ جاتے، اگر کوئی بیمار ہوتا تو اس کی بیمار پُرسی فرماتے کسی کا جنازہ ہوتا تو اس میں شریک ہو جاتے کوئی بھی آدمی دعوت کرتا قبول فرمالیتے، کوئی جو کی روٹی یا بدمزہ چربی ہی کھلاتا تو دعوت سے عذر نہ فرماتے، زبان مبارک سے بیکار بات نہ نکالتے، سب کی دلجوئی فرماتے، ایسا برتاؤ نہ کرتے جس سے کوئی گھبرا جائے، ظالموں، شریروں سے خوش اسلوبی کے ساتھ اپنا بچاؤ بھی کرتے، مگر سب کے ساتھ خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتے، ہر کام کو انتظام کے ساتھ کیا کرتے، بیٹھتے اُٹھتے خدا کی یاد کرتے، کسی محفل میں تشریف سلے جاتے تو جہاں کنارے پر جگہ ملتی بیٹھ جاتے، اگر بات کرنے والے کئی آدمی ہوتے تو باری باری سب کی طرف منہ کر کے بات کرتے، ہر شخص کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے کہ ہر شخص کا یہی خیال ہوتا تھا کہ مجھ سے سب سے زیادہ آپ کو محبت ہے اگر کوئی بات کرنے بیٹھتا تو جب تک وہ نہ اُٹھے آپ ﷺ نہ اُٹھتے، گھر پر آرام کے لئے تکیہ لگا کر بیٹھ جاتے، گھر کے کام اپنے ہاتھ سے کرا دیتے مثلاً بکری کا دودھ نکال لیا، اپنے کپڑے صاف کر لئے اپنے کام تو اپنے ہاتھ ہی سے اکثر کیا کرتے تھے کیسا ہی برا آدمی آپ کے

پاس آتا اس سے اچھی طرح سے ملتے تھے اُس کی دل شکنی نہ فرماتے تھے، نہ سختی سے بولتے، نہ سختی فرماتے، آپ ﷺ چلانے والے نہ تھے، برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے، اپنے ہاتھ سے انسان تو کیا کسی جانور کو بھی نہیں مارا، ہاں شرع کی رو سے ضرور سزا دیتے تھے، اگر کوئی آپ ﷺ پر زیادتی کرتا تو بدلہ نہ لیتے، ہر وقت ہنس مکھ ہو کر ملتے حالانکہ آخرت کی فکر رہتی تھی، کسی کا عیب بیان نہ کرتے نہ بات منہ پر مارتے نہ کسی چیز کے دینے میں دریغ فرماتے، زبان مبارک سے وہی بات کہتے جس میں ثواب ملے کوئی پردیسی آتا اس کی خبر گیری کرتے اگر وہ کوئی بے ادبی کرتا برداشت فرماتے۔ (خدا تعالیٰ ہم سب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین)۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب سے زیادہ حسین تھے۔ اور سب سے زیادہ خوش خلق تھے نہ بہت زیادہ لانبے تھے نہ پستہ قد تھے۔ (بیہقی) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ لوگوں کی ایذا رسانی پر صبر کرنے والے تھے۔ (ابن سعد)

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے وقت قدم مبارک اُٹھاتے تو قوت سے پاؤں اکھڑتا تھا اور قدم اس طرح رکھتے تھے کہ ذرا آگے کو جھک جاتے، تواضع کے ساتھ قدم بڑھا کر

چلتے ،اس طرح چلتے گویا کسی بلندی سے پستی میں اُتر رہے ہوں، جب کسی چیز کو کروٹ کی طرف دیکھتے تو پورا چہرہ پھیر کر دیکھتے، متکبروں کی طرح کنکھیوں سے نہ دیکھتے نگاہ نیچی رکھتے غایتِ حیا سے کسی طرف نگاہ بھر کر نہ دیکھتے تھے، جب کوئی ملتا تو پہلے آپ ہی سلام کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

آپ ﷺ کے کلام میں ترتیل ہوتی تھی یعنی ٹھہر ٹھہر کر بات چیت فرماتے تاکہ مخاطب اچھی طرح سمجھ لے، اس قدر ٹھہرتے بھی نہ تھے کہ مخاطب گھبرا جائے (بعض مرتبہ سمجھانے کے لئے) بات کو تین تین بار کہتے، کلام نہایت عمدہ طریقہ سے فرماتے، ہر موقعہ کا لحاظ رکھتے یعنی جیسا مخاطب ہوتا اس کی فہم کے مطابق کلام کرتے مطلب یہ ہے کہ خوش اخلاقی کا اعلیٰ مرتبہ جو رسول اللہ ﷺ کو عطا ہوا تھا نہ پہلے کسی کو میسر ہوا تھا اور نہ آئندہ میسر ہوگا خوش اخلاقی کے ساتھ انتظام کا بڑا کمال حاصل تھا۔ ہر کام میں قواعد کی پابندی فرماتے دوسرے سے کوئی کام میں کمی ہو جاتی تو زجر نہ فرماتے۔ (ابوداؤد) حضور نبی کریم ﷺ کو جھوٹ بہت ناگوار ہوتا تھا۔ (بیہقی) آپ ﷺ اپنے آپ کو دنیا میں مسافر کی طرح سمجھتے تھے۔ دنیوی رونق سے تعلق نہ تھا۔ (عزیزی)

حضور اکرم ﷺ کو عبادت زیادہ محبوب تھی۔ ایسی عبادت جو

ہمیشہ ادا ہو سکے۔ (بخاری) جب آپ امام ہوتے تو بہت مختصر نماز پڑھاتے اور جب تنہا نماز پڑھتے تو بہت طویل پڑھتے تھے۔ (نسائی)

جب حضورِ اکرم ﷺ کسی کے دروازے پر تشریف لے جاتے تو دروازے کے سامنے نہ کھڑے ہوتے، دائیں بائیں طرف کھڑے ہو جاتے اور فرماتے السلام علیکم (ابوداؤد) جب کوئی آپ کے پاس آتا تو آپ ﷺ اس کو خوش وخرم دیکھتے تو اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے (تاکہ اُنسیت ہو جائے)۔ (ابن سعد)

جب آپ ﷺ کے پاس کوئی ایسا شخص آتا جس کا نام آپ ﷺ کو محبوب نہ ہوتا تو اس کا نام تبدیل کر دیتے تھے۔ (ابن سعد)

جب کوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مالِ زکوٰۃ اس غرض سے لاتا کہ مستحقین میں تقسیم فرما دیں تو آپ ﷺ اس لانے والے کو دعا دیتے کہ اے اللہ! فلاں شخص پر رحم فرما۔ (احمد) (یہ ساری باتیں سنتیں ہیں ہم کو عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے)۔

سنّت ...... جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل پیش آتی تھی تو اس طرح کہتے:۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ

الصّالِحَاتُ ۔

اور جب ناگواری کی حالت پیش آتی تو فرماتے:۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ (حاکم)

سنّت... جب آپ ﷺ کے پاس ہدیۃً کوئی پھل آتا اور وہ پھل اوّل مرتبہ ہی کھانے کے قابل ہوتا تو اس کو آپ ﷺ آنکھوں سے لگاتے پھر دونوں ہونٹوں سے لگاتے اور فرماتے:۔

اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَا اٰخِرَہٗ

پھر بچوں کو دیدیتے تھے جو بھی بچے اس وقت آپ ﷺ کے پاس ہوتے۔ (ابن السنی)

سنّت...... جب آپ ﷺ سر میں تیل لگانے کا قصد فرماتے تو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں اس تیل کو رکھتے اور پہلے ابروؤں پر، پھر آنکھوں اور پھر سر پر لگاتے (مراد پلک ہیں) اس طرح جب ڈاڑھی مبارک پر تیل لگانا چاہتے تو پہلے آنکھوں کو لگاتے پھر ڈاڑھی میں لگاتے۔ (شیرازی عزیزی)

سنّت .... جب آپ ﷺ کو خوشبو دار تیل پیش کیا جاتا تو پہلے آپ اس میں انگلیاں ڈبوتے پھر جہاں لگانا ہوتا انگلیوں سے استعمال فرماتے۔ (ابن عساکر)

سنّت ...... جب آپ ﷺ لشکر کو رخصت فرماتے تو یہ دعا دیتے:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ

وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ (ابو داؤد)

جب آپ کسی کو رخصت کریں یہی پڑھ لیا کریں۔

سنّت ...... جب بادِ شمالی (ہوا) چلتی تو یہ دُعا کرتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا اَرْسَلْتَ

فِیْهَا. (طبرانی)

سنّت ...... جناب رسول اللہ ﷺ کو جب اطلاع ہوتی کہ اہل بیت میں سے کسی نے جھوٹ بولا ہے تو برابر اس سے رنجیدہ اور ناراض رہتے یہاں تک کہ وہ توبہ کرلیتا جب توبہ کرلیتا تو آپ بدستور اس سے راضی ہو جاتے۔ (احمد)

سنّت ...... جب حضور ﷺ غمگین ہوتے تو ڈاڑھی مبارک کو ہاتھ میں لے لیتے اور ڈاڑھی کو دیکھتے تھے۔ (شیرازی) ایک

روایت میں ہے کہ غم کے وقت اکثر آپ ڈاڑھی مبارک پر ہاتھ لے جایا کرتے تھے۔

سنّت ..... جب آپ ﷺ کو کوئی دشواری پیش آتی تو سر آسمان کی طرف لے جاتے اور کہتے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ (ترمذی)

سنّت ...... جب آپ ﷺ کو کسی کے متعلق بری بات معلوم ہوتی تو یوں نہیں فرماتے کہ فلاں شخص کو کیا ہوا ایسا ایسا کرتا ہے بلکہ یوں فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ ایسا ایسا کرتے ہیں۔ (ترمذی)

سنّت ...... جب جاڑے کا موسم آتا تو جمعہ کی رات کو اندر سونا شروع فرماتے اور جب گرمی کا موسم آتا جمعہ کی رات کو باہر ہونا شروع فرماتے جب نیا کپڑا پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے یعنی اَلْحَمْدُلِلّٰہِ یا اور کوئی شکر کا لفظ کہتے اور شکرانے کے دو نفل پڑھتے اور پرانا کپڑا کسی محتاج کو دے دیتے۔ (ابن عساکر)

سنّت ..... جب آپ ﷺ کو زیادہ ہنسی آتی تو آپ ﷺ منہ پر ہاتھ رکھ لیتے تھے، (بغوی) سنّتوں پر عمل کرنا کونسا

مشکل کام ہے۔

سنّت...... جب آپ کسی مجلس میں بیٹھتے اور بات چیت فرماتے تو جس وقت وہاں سے اُٹھنے کا ارادہ فرماتے تو دس سے لے کر پندرہ مرتبہ تک استغفار فرماتے۔ (ابن السنی) ایک روایت میں یہ استغفار آیا ہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

سنّت...... جب آپ بیٹھ کر باتیں کرتے تو کثرت سے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھاتے تھے۔ (ابوداؤد) (آسمان کے عجائبات دیکھ کر قدرتِ الٰہی کی طرف توجہ فرماتے) جب آپ کو کوئی دشواری پیش آتی تھی تو آپ نفل نماز پڑھتے تھے، اس عمل سے ظاہری و باطنی، دنیوی و اُخروی نفع ہوتا ہے اور پریشانی دور ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

سنّت ...... جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ازواجِ مطہرات کے پاس ہوتے تو بہت نرمی اور خاطر داری اور بہت اچھی طرح ہنستے بولتے تھے۔ (ابن عساکر)

سنّت ...... جب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی عیادت

فرماتے تو اُس سے آپ یہ کہتے تھے:

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ (بخاری)

سنّت ...... جناب رسول مقبول ﷺ جب دعا فرماتے تو پہلے اپنے لئے فرماتے پھر دوسروں کے لئے فرماتے۔ (طبرانی)

سنّت ...... جب آپ ﷺ کو کوئی پریشانی یا خوف ہوتا تو اس طرح پڑھا کرتے:۔

اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا. (نسائی)

سنّت ...... ازواجِ مطہرات میں سے کسی کی آنکھ دکھتی تو آرام ہونے تک اُن سے ہمبستری نہ فرماتے تھے۔ (ابن مندہ)

سنّت ...... جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے ساتھ چلتے تو خاموش رہتے اور اپنے دل میں موت کے متعلق گفتگو فرماتے تھے۔ (ابن سعد)

سنّت ...... جب آپ ﷺ کو چھینک آتی تو ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے اور آواز کو پست فرماتے تھے۔ (ترمذی)

سنّت ...... آپ ﷺ کسی بات سے راضی ہوتے تو خاموشی اختیار کرتے۔ (ابوداؤد)

سنّت ...... جب آپ ﷺ کو کھڑے ہوئے غصہ آتا تو بیٹھ جاتے اور بیٹھے ہوئے غصہ آتا تو لیٹ جاتے تھے (تاکہ غصہ فرو ہو جائے)۔ (ابن ابی الدنیا)

سنّت ...... آنحضرت ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو خود بھی اور دوسروں کو بھی فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کی دُعا کرو۔ (اللہ اُسے منکر، نکیر کے جواب میں ثابت قدم رکھے)۔

(ابوداؤد)

سنّت ...... آنحضرت ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب آپ ﷺ کے صحابہؓ میں سے کوئی آپ سے ملتا اور وہ ٹھہر جاتا تو اس کے ساتھ آپ بھی ٹھہر جاتے اور جب تک وہ نہ جاتا آپ ٹھہرے ہی رہتے اور جب کوئی آپ ﷺ کے ہاتھ میں ہاتھ دینا چاہتا تو آپ ﷺ اپنا ہاتھ دے دیتے اور جب تک وہ خود نہ ہاتھ چھوڑے آپ ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے ایک روایت میں ہے آپ اپنا کسی سے چہرہ نہ پھیرتے جب تک وہ نہ پھیرتا، اور کوئی چپکے سے بات کہنا چاہتا تو آپ کان اُس کی طرف کر دیتے تھے اور جب تک وہ فارغ نہ ہوتا آپ ﷺ کان نہیں ہٹاتے

تھے۔ (نسائی)

سنّت .. جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ملتے تو آپ ﷺ ان سے مصافحہ کرتے اور دعا فرماتے تھے (نسائی) اور مصافحہ سے پہلے بھی سلام کرتے۔ (طبرانی)

سنّت ..... جب کسی کا نام نہ آتا اور اس کو بلاتا ہوتا یَاابْنَ عَبْدِاللّٰہِ (اے اللہ کے بندے کے بیٹے) کہہ کر بلاتے۔ (ابن السنی)

سنّت ...... جب آپ ﷺ چلتے تھے تو لوگوں کو آگے سے ہٹایا نہیں جاتا تھا۔ (طبرانی)

سنّت ..... آپ ﷺ تین دن سے قبل قرآن شریف ختم نہ کرتے تھے۔ (ابن سعد)

سنّت ...... آپ ﷺ جائز کام کو منع نہیں فرماتے تھے اگر کوئی آپ سے سوال کرتا اگر اُس کے سوال کو پورا کرنے کا ارادہ ہوتا تو ہاں کہہ دیتے ورنہ خاموش ہو جاتے۔ (ابن سعد)

سنّت ...... ھُوَالْمِسْکُ مَا کَرَّرْتَہٗ یَتَضَوَّعُ یہ ایسی مشک ہے جتنی دفعہ پڑھو عمل کرو...... خوشبو ہی خوشبو مہکاتی ہے، یہ

ان کی باتیں ہیں جو خداوند تعالیٰ کی ساری مخلوقات اور
کائنات کے سردار فخر الانبیاء خاتم النبیین ﷺ ہیں:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَاَتْبَاعِهٖ بِعَدَدِمَا تُحِبُّهٗ وَتَرْضَاهُ

ઙઙઙઙ

حضرت رسول کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی خاتون جنت بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کس طرح کیا؟

جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر ساڑھے پندرہ سال کی ہوگئی اور سنِ بلوغت کو پہنچ گئیں تو پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' اور حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ، نے آنحضرت ﷺ سے اس دولتِ عظمیٰ کے شرف کی درخواست کی مگر آپ نے کم عمر ہونے کا عذر فرما دیا پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے (ان کی عمر اس وقت اکیس سال کی تھی) شرماتے ہوئے خود ہی حاضر خدمت ہو کر حضور ﷺ سے زبانی عرض کیا۔ آپ پر حکم الٰہی آیا اور آپ نے ان کی عرض کو قبول کر لیا، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے انسؓ! جاؤ ابوبکر و عمر و عثمان وطلحہ و زبیر اور ایک

جماعتِ انصار رضی اللہ عنہم اجمعین کو بلا لاؤ۔ یہ سب لوگ حاضر ہو گئے، اور آپ ﷺ نے خطبہ پڑھ کر نکاح کر دیا اور چار سو مثقال چاندی مہر مقرر رہا پھر آپ نے ایک طباق میں خُرما لے کر حاضرین کو پہنچا دیئے پھر حضور ﷺ نے حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا کے ہمراہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر بھیج دیا پھر حضورِ اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لائے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پانی منگایا وہ ایک لکڑی کے پیالے میں پانی لائیں حضور ﷺ نے اپنی کلی اس میں ڈال دی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ادھر منہ کرو اور اس کے سینۂ مبارک اور سرِ مبارک پر تھوڑا پانی چھڑکا اور دُعا کی الٰہی! ان دونوں کی اولاد کو شیطان مردود سے آپ کی پناہ دیتا ہوں۔ پھر فرمایا اِدھر پیٹھ کرو اور آپ نے ان کے شانوں کے درمیان پانی چھڑکا اور پھر وہی دعا کی پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پانی منگایا اور یہی عمل ان کے ساتھ بھی کیا مگر پیٹھ کی طرف پانی نہیں چھڑکا پھر فرمایا بسم اللہ، برکت کے ساتھ اپنے گھر میں رہو اور ایک روایت میں ہے کہ نکاح کے دن حضور ﷺ بعد نمازِ عشاء حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے

اور برتن میں پانی لے کر اس میں اپنا لعابِ مبارک ڈالا اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دُعا کی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آگے پیچھے پینے کا حکم فرمایا اور کہا کہ اس سے وضو کرو پھر دونوں کے لئے طہارت اور آپس میں محبت سے رہنے کی اور اولاد میں برکت ہونے کی اور خوش نصیبی کی دعا دی اور فرمایا جاؤ آرام کرو، دونہالی میں اُلسی کی چھال بھری تھی اور چار گدے، دو بازو بند چاندی کے، ایک کملی، ایک تکیہ، ایک پیالہ، ایک چکی اور ایک پانی کا مشکیزہ اور بعض روایتوں میں پلنگ بھی آیا ہے ان کو یہ جہیز میں عطا کیا پھر حضور علیہ نے گھر کے کام کو اس طرح تقسیم فرمایا کہ باہر کا کام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذمہ اور گھر کا کام حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذمہ کیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ولیمہ کیا جس میں یہ سامان تھا چند صاع جو کی پکی ہوئی روٹی اور کچھ کھجوریں کچھ مالیدہ تھا وہ کھلا دیا۔ (تاریخ خمیس ص ۲۶۳، ج۱)

لیجئے! دو جہان کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جو تمام عورتوں کی جنت میں سردار ہوں گی، شادی ہوگئی، کیا ہی سیدھا سادہ سنّت کا طریقہ ہے۔

اس سے چند فوائد حاصل ہوئے

اس سے معلوم ہوا کہ منگنی کے یہ تمام بکھیڑے جن کا آج کل رواج ہو رہا ہے لغو اور سنّت کے خلاف ہیں، زبانی پیغام خود یا کسی کے ذریعہ پہنچانا اور زبانی جواب ملنا کافی ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس عمر کو پہنچنے کے بعد بلا وجہ توقف کرنا اچھا نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دولہا دلہن کی عمر میں جوڑ کا لحاظ رکھنا بھی مناسب ہے اور بہتر یہ ہے کہ دولہا عمر میں کچھ زیادہ ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نکاح کی مجلس میں اپنے خاص لوگوں کو بلوانے میں کوئی مضائقہ نہیں اور اس میں حکمت یہ ہے کہ نکاح کا سب کو علم ہو جائے مگر اس جمع کرنے میں کوئی اہتمام نہ ہو بلکہ وقت پر بلا تکلف قریب نزدیک کے دو چار آدمی ہو جائیں کافی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ باپ چھپ کر بیٹھ جاتا ہے نکاح کی اجازت دیتے ہوئے شرماتا ہے یہ اچھا نہیں بلکہ عالم ہو تو خود نکاح پڑھنا بہتر ہے۔

اسی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ لمبا چوڑا مہر باندھنا بھی خلافِ شریعت ہے ہاں مہرِ فاطمی باعثِ برکت ہے اگر وسعت نہ ہو تو اس سے بھی کم باندھ لے اور دیکھ رہے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو جہان کے سردار کی بیٹی کی الوداعی کیسے ہوئی نہ دھوم نہ دھام نہ

سواری نہ کنبہ برداری کا کھانا کتنا سادہ سادہ کم خرچ سنّت طریقے
تعلیم دے گئے ہیں۔ ہم کو لازم ہے کہ اپنے پیغمبرِ اسلام صلی اللہ
علیہ وسلم کی پیروی کریں اور اپنی عزت کو حضور ﷺ کی عزت
سے بڑھ کر نہ سمجھیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نئی دلہن اتنی شرم کرے
کہ ایک طرف کو بیٹھ جائے اور نماز بھی نہ پڑھے کام کو ہاتھ نہ
لگائے یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے اور مناسب ہے کہ نکاح کے بعد
گھر داماد کے قریب ہو تو پانی چھڑکنے کا مسنون عمل اختیار کیا
جائے اور جب نکاح ہو گیا تو اب خاوند سے پردہ کھول دینا چاہئے
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جہیز میں تین باتوں کا خیال رکھو اوّل گنجائش
سے زیادہ اکٹھا کرنے کی فکر نہ کرو، دوسری جن چیزوں کی ان کو
ضرورت ہوگی وہ دینا چاہئے، تیسرے اعلان و اظہار نہ ہونا
چاہئے کیونکہ یہ تو اپنی اولاد کے ساتھ احسان وسلوک ہے اس میں
دکھلانے کی کیا بات اور عورتوں کو گھر کے کاروبار سنبھال لینا
چاہئے عار کرنا اور ناک منہ چڑھانا باعثِ فساد ہوتا ہے اور یہ بھی
معلوم ہو گیا کہ لڑکی کا ولیمہ نہیں ہوتا نہ نکاح کی دعوت ہوتی ہے،
ہاں لڑکے والے ولیمہ کی دعوت کریں یہ مسنون ہے بلکہ بلا تکلف
بلا تفاخر اختصار کے ساتھ جو میسر ہو اپنے خاص لوگوں کو کھلا دیں،
بس یہی ولیمہ ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کا مہر اور نکاح

حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر پانچسو درہم یا اس قیمت کے اونٹ تھے جو ابو طالب نے اپنے ذمہ رکھے تھے۔

(سیرۃ ابن ہشام، ص ۲۲۴، ج ۲)

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر کوئی برتنے کی چیز تھی جو دس درہم کی تھی۔ (جمع الفوائد، ص ۲۱۹، ج ۱)

اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر چار سو دینار تھا جو حبشہ کے بادشاہ نے اپنے ذمہ رکھے تھے (زاد المعاد ص ۲۷، ج ۱) اور حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر چار سو درہم تھا (ابن ہشام ص ۳۳۲، ج ۲)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا تو اس میں جو کا کھانا تھا۔ (فتح الباری ص ۲۰۷، ج ۹) اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ولیمہ میں ایک بکری ذبح ہوئی تھی اور لوگوں کو گوشت روٹی کھلایا گیا۔ (مشکوٰۃ ص ۲۷۸) اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دفعہ صحابہ کرام کے پاس خیبر سے واپسی پر راستے میں سفر ہی میں جو

کچھ موجود تھا سب جمع کر لیا گیا اور اکٹھے ہو کر کھالیا یہی ولیمہ تھا۔

(مشکوٰۃ ص۲۷۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ولیمہ وہ خود فرماتی ہیں نہ اُونٹ ذبح ہوا نہ بکری بلکہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے گھر سے ایک پیالہ دودھ آیا تھا بس وہی ولیمہ تھا۔ (خمیس ص۳۵۸،ج۱)

معلوم ہوا کہ بروقت جو میسر ہو احباء و اقرباء کو شکرانے میں کھانا کھلا دیا جائے نہ قرض لینے کی حاجت نہ فخریہ دعوت کرنے کی حاجت آسانی کے ساتھ جو ہو جائے، یہی ولیمہ مسنونہ ہے۔

اور مہر زیادہ مقرر کرنے کی رسم بھی خلافِ سنّت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خبردار مہر زیادہ مت مقرر کرو! اس لئے کہ اگر یہ کوئی عزت کی چیز ہوتی دنیا میں، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تقویٰ کی بات ہوتی تو تمہارے پیغمبر اس کے زیادہ مستحق تھے مجھ کو معلوم نہیں رسول اللہ علیہ وسلم نے کسی بی بی سے نکاح کیا ہو یا کسی صاحبزادی کا نکاح کیا ہو تو بارہ اوقیہ سے زیادہ اور بعض روایات میں ساڑھے بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر کیا ہو۔ (مشکوٰۃ ص۲۷۰)

ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو بارہ اوقیہ ۴۸۰ درہم

ہوئے اور نصف اوقیہ بیس درہم ہوئے ساڑھے بارہ اوقیہ ۵۰۰ درہم ہوتے ہیں اور ۱۰ درہم سات مثقال چاندی ہوتے ہیں تو ۵۰۰ درہم ۳۵۰ مثقال چاندی ہوئے اور ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے تو ۳۵۰ مثقال ۱۵۷۵ ماشہ چاندی ہوئے جس کی ۱۳۱ تولہ ۳ ماشہ چاندی ہوتی ہے۔ اس وقت کے لحاظ سے اتنی چاندی کی قیمت لگالیں، اس سے زیادہ مہر گو جائز ہے مگر خلافِ سنّت اور مکروہ ہے مستحب یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سا مہر ٹھہرائے بلکہ ہر شخص کی حیثیت دیکھ کر اس کے موافق مقرر کریں، اور تفاخر سے زیادہ مقرر کرنا گو جائز ہے مگر گناہ ہوتا ہے۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہم کو ایسی نصیحت فرمائی جس نے اثر بھی کیا اور جس سے بہت رقت طاری ہوئی اور کثرت سے آنسو جاری ہوئے اور دلوں پر خوف طاری ہوا پھر ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ نصیحت تو ایسی ہے جیسے کوئی رخصت ہونے والا نصیحت کرتا ہے اس وجہ سے ان صاحب نے عرض کیا کہ ہم کو اور کچھ وصیت فرمایئے

(جو آپ کے بعد ہمیں دونوں جہاں میں کام آوے پھر آپ کے چلے جانے کے بعد کون ایسی باتیں بتلائے گا) آپ نے فرمایا میں تم کو وصیت کرتا ہوں اور حکم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا، (جو تمام نیکیوں اور فلاحِ دارین کی جڑ ہے) اور جو خلفاء (تم پر حاکم ہوں) ان کی بات سننا اور ان کی اطاعت کرنا جب تک وہ شریعت کے مطابق حکم کریں اگر چہ وہ حاکم حبشی غلام ہی ہو اور ان امور کے اہتمام کرنے کی اس لئے وصیت کرتا ہوں کہ جو شخص میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا (نئی نئی باتیں دین میں نکال لی جاویں گی اور فتنے برپا ہوں گے اس وقت اتحاد کی ضرورت ہوگی جس کی بنیاد خوفِ خدا اور اپنے حاکم مسلم کی اطاعت ہے آگے تقویٰ کا طریقہ بتلایا) اپنے اوپر لازم کرلینا میری سنّت اور طریقہ کو اور خلفائے راشدین کے طریقوں کو ان کی تابعداری کرنا اور خوب مضبوطی سے عمل کرنا اور دین میں نئی باتوں سے بچتے رہنا اس لئے کہ دین میں ہر نئی بات جاری کرنا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ مشکوٰۃ ص ۱۲۹)

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ووفات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور نام مبارک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

ہے آپ کے والد کا نام عبداللہ اور دادا کا نام عبدالمطلب ان کے
والد کا نام ہاشم ان کے والد کا نام عبد مناف اور والدہ ماجدہ کا نام
آمنہ اور ان کے والد کا نام وہب ان کے والد کا نام عبد مناف ان
کے والد کا نام زہرہ ہے یہ عبد مناف دوسرے ہیں، آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم عام الفیل یعنی جس سال ابرھہ حبشہ کا بادشاہ ہاتھیوں
کا لشکر لے کر خانہ کعبہ کو ڈھانے کے ارادے سے آیا اور
ناکامیاب ہوا اس سال ربیع الاوّل کے مہینے میں پیر کے دن مکہ
معظّمہ میں پیدا ہوئے، اول آپ کی والدہ نے اور حضرت ثوبیہ
نے پھر دائی حلیمہ نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا۔ جب آپ حمل
میں تھے تو آپ کے والد ماجد کا سایہ دنیا سے اُٹھ گیا، جب آپ
پانچ برس دو دن کے ہوئے تو بی بی حلیمہ سعدیہؓ نے آپ کو آپ کی
والدہ کے پاس پہنچا دیا، آپ کی والدہ جو مدینہ منورہ کے قبیلہ بنی
نجار کے قبیلے سے تھیں ننھیالی میں ایک ماہ رہ کر واپس مکہ آرہی
تھیں اس وقت آپ کی عمر چھ سال کی تھی راستے میں ابوا کے
مقام پر والدہ ماجدہ انتقال فرما گئیں ام ایمنؓ بھی ساتھ تھیں وہ
آپ کو لے کر مکہ آ گئیں اور آپ کو آپ کے دادا نے پرورش کرنا
شروع کیا، جب آٹھ سال کے ہوئے تو دادا کا بھی انتقال ہو گیا تو

آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کی پرورش کی، آپ کے چچا
آپ کو ملکِ شام کی طرف تجارت کے سفر میں لے جا رہے تھے
راستے میں بُحیرا راہب نے جو عیسائیوں کا درویش تھا، آپ کو
دیکھ کر علامات سے پہچان گیا اور آپ کے چچا کو تاکید کی کہ ان کی
حفاظت کرو یہ نبیِ آخر الزماں ہیں بلکہ آپ کو مکہ واپس کرا دیا پھر
ایک مرتبہ حضرت خدیجہ کا مالِ تجارت لے کر آپ شام کو چلے تو
راستے میں نسطورا راہب نے آپ کے نبی ہونے کی گواہی دی،
وہاں سے واپسی پر آپ کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی
ہوگئی اس وقت آپ کی عمر ۲۵ سال تھی اور حضرت خدیجہ ۴۰ سال
کی تھیں پھر چالیس سال کی عمر میں آپ کو نبوت ملی اور باون یا
ترپن سال کی عمر ہوئی تو آپ کو معراج ہوئی نبوت کے بعد تیرہ
سال آپ مکہ معظمہ میں رہے جب کفار مکہ نے بہت دِق کیا تو
اللہ کے حکم سے مدینہ طیبہ چلے گئے، مدینہ طیبہ آئے ہوئے دوسرا
برس تھا کہ بدر کی لڑائی ہوئی پھر اور لڑائیاں ہوتی رہیں یہ سب
چھوٹی بڑی لڑائیاں ملا کر ۳۵ ہوتی ہیں اور مشہور یہ ہے کہ آپ کا
نکاح گیارہ بیویوں سے ہوا، دو آپ کے سامنے ہی انتقال
کر گئیں۔ ایک حضرت خدیجہ اور دوسری حضرت زینب جو خزیمہ

کی بیٹی تھیں نو ۹ کو چھوڑ کر آپ ﷺ نے وفات پائی یعنی حضرت سودہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت ام سلمہؓ، حضرت زینب بنت جحشؓ، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت جویریہؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت صفیہؓ، آپ ﷺ کی اولاد چار لڑکیاں حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت اُم کلثومؓ اور سب سے چھوٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور یہ سب حضرت خدیجہ سے تھیں، تین یا چار یا پانچ لڑکے تھے حضرت قاسمؓ، حضرت عبداللہؓ، حضرت طیبؓ، حضرت طاہرؓ یہ حضرت خدیجہؓ سے ہیں ایک حضرت ابراہیمؓ یہ ماریہ قبطیہؓ سے ہیں جو آپ ﷺ کی باندی تھیں ان سب لڑکوں کا انتقال بچپن ہی میں ہو گیا تھا، حضرت عبداللہؓ جن کا نام بعضوں نے طیب بعضوں نے طاہر بھی کہا ہے، نبوت کے بعد پیدا ہوئے باقی سب لڑکے نبوت سے پہلے ہوئے تھے اور نبوت سے پہلے ہی انتقال کر گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں دس سال رہے صفر کے مہینے کے دو دن باقی تھے بدھ کا دن تھا کہ آپ بیمار ہوئے، اور ۱۲ ربیع الاوّل پیر کے روز چاشت کے وقت تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پا کر منگل کے دن دوپہر ڈھلے دفن کیے گئے اور بعضوں نے کہا کہ منگل گزر کر بدھ کی رات آ گئی تھی اور

یہ دیر اس وجہ سے ہوئی کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین غم و صدمہ کی وجہ سے بہت پریشان تھے کسی کو ہوش ہی نہ تھا، خلیفہ کا مقرر کرنا ضروری تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں وصال فرما کر وہیں مدفون ہیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُوْنَ.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِك على روح سَيدنا محمد وعلى اٰلهٖ واصحابهٖ افضل ما صليت على احدٍ من خلقك صلاة دائمة بدوامك صلوٰة تبلغنا بها عميم فضلك و كرامة رضوانك ووصلك اللّٰهم اغفرلامة محمد صلى الله عليه وسلم اللّٰهم تجاوز عن امة محمد صلى الله عليه وسلم اللّٰهم ارحم امة محمد صلى الله عليه وسلم.

جمعہ کے آداب اور سنّتیں

۱۔ جمعرات ہی سے جمعہ کا اہتمام شروع کردے مثلاً

کپڑے صاف کرے خوشبو ہو تو خوشبو لگا کر رکھے، خط بنوائے، زیرِ ناف کے بال صاف کرے، اور جمعرات کو عصر کے بعد استغفار بھی زیادہ کرے۔ (احیاء العلوم)

۲۔ جمعہ کے دن غسل کرے سر پر بال ہوں تو ان کو اور بدن کو خوب صاف کرے، مسواک کرے، جو پاس ہوں عمدہ سے عمدہ کپڑے پہنے، ہو سکے تو خوشبو لگائے، ناخن وغیرہ کتروائے۔ (احیاء العلوم)

۳۔ جامع مسجد میں بہت جلدی چلا جائے جتنا جلدی جائے گا اتنا ہی زیادہ ثواب پائے گا۔ (بخاری و مسلم)

۴۔ نمازِ جمعہ کے لئے پاپیادہ جائے، ہر قدم پر ایک سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

۵۔ فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں امام الم سَجْدَہْ دوسری رکعت میں هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَه کی سورت پڑھے کبھی کبھی ترک بھی کردے۔ (صحاح)

۶۔ جمعہ کی نماز میں امام پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ دوسری میں سورۂ منافقون یا پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

دوسری رکعت میں هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھے۔

۷۔ جمعہ کی نماز سے پہلے یا بعد میں کوئی سورۂ کہف پڑھے تو اس کے لئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا جو قیامت کے اندھیرے میں اس کے کام آئے گا اور اس جمعہ سے پہلے جمعہ تک جتنے گناہ اس سے ہوئے ہیں، سب معاف ہوجاویں گے۔ (سفرالسعادت) مراد گناہِ صغیرہ ہیں۔

جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھنا، نمازِ جمعہ کے لئے آنحضرت ﷺ کی عادتِ شریف یہ تھی جب سب لوگ جمع ہوجاتے اس وقت آپ تشریف لاتے اور حاضرین کو سلام کرتے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ، اذان کہتے، جب اذان ختم ہوجاتی آپ کھڑے ہوجاتے اور معاً خطبہ شروع فرمادیتے جب تک ممبر نہ بنا تھا کسی کمان یا لاٹھی سے ہاتھ کو سہارا دے لیتے اور کبھی کبھی اس لکڑی کے ستون سے جو محراب کے پاس تھا جہاں آپ خطبہ پڑھتے تھے تکیہ لگا لیتے تھے، منبر بن جانے کے بعد پھر کسی لاٹھی وغیرہ سے سہارا دینا منقول نہیں، دو خطبے پڑھتے اور دونوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھ جاتے اور اُس وقت کچھ کام نہ کرتے نہ دعا مانگتے جب دوسرے خطبے سے آپ کو فراغت ہوتی

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہتے اور آپ نماز شروع فرما دیتے خطبہ پڑھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حالت ہوتی تھی جیسے کوئی ایسے دشمن سے جو عنقریب آنے والا ہو اس کی لوگوں کو خبر دے رہا ہو اکثر خطبے میں یہ فرماتے: ''میں اور قیامت اس طرح بھیجا گیا ہوں جیسے یہ دو انگلیاں بیچ کی اور شہادت کی انگلی ملا دیتے تھے ایک صحابی کہتے ہیں اکثر خطبے میں سورۂ ق پڑھا کرتے تھے حتیٰ کہ میں نے سورۂ ق حضرت سے سن کر ہی یاد کی ہے اور کبھی سورۂ والعصر اور کبھی لَایَسْتَوِی اَصْحَابُ النَّار وَاَصْحَابُ الْجَنَّۃ الخ تک کبھی ونادَوا یا مالك لِیَقْضِ عَلَینا سے ما کِثُون تک۔ (بحرص ۱۴۷، ج ۲)

سنّت ...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز سے قبل چار سنّت پڑھا کرتے تھے جو ایک سلام سے ہوتی تھیں۔ (ابن ماجہ)

سنّت ...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد اپنے گھر جا کر دو رکعت پڑھا کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھا کرو! (ابن ماجہ) ابنِ عمر رضی اللہ عنہما چھ رکعت پڑھا کرتے تھے بہتر یہی ہے کہ دونوں پر عمل ہو جائے یعنی جمعہ کے بعد پہلے چار رکعت

سنّت پھر دو رکعت سنّت پڑھ لیا کریں۔ (طحاوی)

سنّت...... نبی کریم ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی دوسری رکعت میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحد پڑھا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)

صَلٰوةُ الْخُسُوْفِ

سنّت...... حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے لوگوں نے صف باندھ لی آپ نے تکبیر کہہ کر نماز پڑھائی قرأت شروع کی اور لمبی قرأت کی پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا پھر سر اُٹھایا اور سَمِعَ اللّٰهُ لمن حمده ربنا لَكَ الْحَمْد کہا، پھر کھڑے ہوئے اور لمبی قرأت کی مگر پہلی دفعہ سے کچھ کم تھی پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا لمبا رکوع کیا مگر پہلی بار سے کم تھا پھر سَمِعَ اللّٰه لمن حَمِده' رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد کہا پھر دو رکعت پوری کی، اسی طرح دوسری رکعت پڑھی (اس وقت آپ نے) چار رکوع کئے

اور چار سجدے کئے اور نماز سے فراغت سے قبل ہی آفتا
ب صاف ہو گیا تھا پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد
فرمایا اللہ کی حمد وثنا بیان کی جیسا کہ وہ لائق حمد ہے پھر فرمایا
یہ آفتاب و ماہتاب اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں
یہ کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن میں نہیں ہوتے
جب تم یہ دیکھا کرو تو نماز کی طرف دوڑا کرو! (ابن ماجہ)

صَلٰوۃُ الْاِسْتِسْقَاءِ

سنّت ...... رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم طلب باراں کی نماز کے
لیئے عیدگاہ میں تشریف لے گئے دو رکعت نماز پڑھائی اور
قبلہ رو ہو کر چادر مبارک کو پلٹا دیا ایک روایت میں ہے
اذان یا تکبیر نہیں کہی، ہاں خطبہ پڑھا خطبہ کے دوران
آپ نے چادر کو پلٹا اور قبلہ رو ہو کر ہاتھ اُٹھا کر دعا کی۔

(ابن ماجہ)

عیدین کی نماز

سنّت ...... عیدین کی نماز میں بھی اذان و اقامت نہیں ہوئی اور
خطبہ سے پہلے عید کی نماز ادا کی۔ (ابن ماجہ)

سنّت ...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی دوسری رکعت میں هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَة پڑھا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)

سنّت ...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے خطبے کے درمیان بار بار تکبیر کہتے تھے۔ (ابن ماجہ)

سنّت ...... عید کی نماز سے قبل کوئی نفل نہیں پڑھتے تھے ہاں نماز کے بعد گھر آ کر دو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)

سنّت ...... نمازِ عید کے لئے آپ پیدل جاتے پیدل ہی آتے۔

(ابن ماجہ)

سنّت ...... ایک راستے سے جاتے تو دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔ (ابن ماجہ)

صَلوٰةُ الْاِسْتِخَارَةِ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو صلوٰۃ استخارہ کی اسی طرح تعلیم دیتے تھے جیسے کہ قرآن مجید کی تعلیم دیا کرتے تھے فرمایا جب تم کو کوئی کام فکر اور سوچ میں ڈال دے (یعنی کروں یا نہ

کروں) تو اُسے دو رکعت نفل پڑھنی چاہئے نماز کے بعد یہ کلمات کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ. (اس جگہ جو کام درپیش ہے اس کا ارادہ کرے)

خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْخَيْرٌ لِّیْ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَيَسِّرْهُ لِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (یہاں پر دل کا منشاء ظاہر کرے) اِنْ كَانَ شَرًّا لِّیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ.

(ابن ماجہ)

اس کے بعد جو دل میں خیال آئے وہ پہلو بہتر سمجھے۔

صَلٰوۃُ الْحَاجَۃِ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف یا کسی اس کی مخلوق کی طرف کوئی حاجت ہو تو وہ وضو کرے اور دو رکعت نفل پڑھے پھر یہ کلمات کہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ
اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ
رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ
مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ
اَسْاَلُكَ اَنْ لَّاتَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ
وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ
لَكَ رِضًی اِلَّا قَضَيْتَهَا لِیْ.

پھر دنیا و آخرت کی بات کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرے جو

چاہے اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ (ابن ماجہ)

تمت بالخیر